﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 13

جمعۃ المبارک 23/جون 2006ء

26/جمادی الاول 1427 ہجری قمری — 23/احسان 1385 ہجری شمسی

شمارہ 25

سردارانسانیت

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں قیامت کے دن ابن آدم کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، سب سے پہلے مَیں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا)

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

نیوزی لینڈ میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، خطبہ جمعہ سے جلسہ سالانہ کا افتتاح۔ چلڈرن کلاس۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اسلام اور اس کی تعلیم کے نام پر ایسے کام کر رہے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ دوسری طرف میڈیا بھی انصاف کے تقاضوں کو چھوڑ چکا ہے۔ طاقتور اقوام امن و انصاف کے نام پر دوسرے ملکوں پر جنگ مسلط کر رہی ہیں۔

اگر انصاف قائم کرنا ہے تو اس کے لئے تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ انصاف وہی ہے جو پوری سچائی سے کیا جائے، اس کے بغیر کبھی بھی سچا امن نصیب نہیں ہوگا۔

(استقبالیہ تقریب سے خطاب)

پروفیسر کلیمنٹ ریگ کے پوتے اور پوتی کی حضور انور سے ملاقات۔

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کے اختتامی خطاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے حوالہ سے احباب جماعت کو نہایت اہم نصائح۔ تعلیمی میدان میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی طالبات میں گولڈ میڈلز اور سرٹیفکیٹس کی تقسیم۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں

(نیوزی لینڈ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4/مئی 2006ء بروز جمعرات:

ایئر نیوزی لینڈ کی پرواز گیارہ بجکر بیس منٹ پر نانڈی (Nandi) سے آک لینڈ (Auck Land) کے لئے روانہ ہوئی۔ اور نیوزی لینڈ کے مقامی وقت کے مطابق دو بجکر پندرہ منٹ پر جہاز نیوزی لینڈ کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Auck Land پر اترا اور حضور انور ایدہ اللہ کے مبارک قدم پہلی بار نیوزی لینڈ کی سرزمین پر پڑے۔

نیوزی لینڈ میں استقبال

جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ سٹاف کے دو ممبران نے حضور انور کو Receive کیا۔ امیگریشن کی کارروائی اور سامان کے حصول کے بعد سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں صدر جماعت نیوزی لینڈ مکرم محمد سہراب خان صاحب نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نیوزی لینڈ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔

یہاں سے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ نیوزی لینڈ میں قیام کے دوران حضور انور کے قیام کا انتظام صدر جماعت نیوزی لینڈ محمد سہراب صاحب کے گھر پر کیا گیا تھا۔

یہاں سے سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کے مرکز ''بیت المقیت'' کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ''بیت المقیت'' پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے حضور انور نے جلسہ گاہ کے انعقاد کے لئے تیار کی گئی مارکی میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نیوزی لینڈ کے مقامی باشندوں Mori قبیلہ کے ایک چیف اپنے خاندان کے ہمراہ حضور انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔

موری قبیلہ کے چیف کی طرف سے حضور انور کا استقبال

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساؤتھ آک لینڈ کے علاقہ Mangere Papatoetoe کے Mori قبیلہ کے چیف Maurice Willson نے اپنے فیملی ممبرز کے ساتھ اپنے روایتی انداز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نیوزی لینڈ آنے پر خوش آمدید کہا اور اپنے روایتی استقبال کے طریق کے مطابق اپنا ناک حضور انور کے ناک سے لگا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے موری قبیلہ کے چیف نے کہا کہ جب 1989ء میں جماعت احمدیہ کے چوتھے امام نیوزی لینڈ آئے تھے تو میں نے ان کو بھی اپنے قبیلہ کی طرف سے خوش آمدید کہا تھا اور حضور نے مجھے لندن آنے کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ میں لندن گیا تھا اور حضور سے ملا تھا۔ ان لوگوں نے Mori زبان میں ایک استقبالیہ گیت بھی پیش کیا۔

حضور انور نے موری قبیلہ کے چیف سے فرمایا کہ جس طرح حضرت خلیفہ رابع نے آپ کو لندن آنے کی دعوت دی تھی اور آپ وہاں آئے تھے اسی طرح آج میں آپ کو لندن آنے کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ وہاں آئیں۔ مجھے آپ کی میزبانی سے خوشی ہوگی۔

موری (Mori) چیف کی طرف سے اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت 'بیت المقیت' کے اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین اور بچیاں حضور انور کا انتظار کر رہی تھیں۔ بچیوں نے کورس کی شکل میں دعائیہ نظموں اور خیر مقدمی گیتوں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے یہاں تشریف فرما رہے اور بچیاں دعائیہ نظمیں پڑھتی رہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانے کی مارکی میں تشریف لائے جہاں چائے اور ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ جماعت نیوزی لینڈ کے تمام احباب اپنے پیارے آقا کے ساتھ چائے کے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران صدر صاحب جماعت نیوزی لینڈ محمد سہراب صاحب سے مختلف

امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بیت المقیت

جماعت احمدیہ کا مرکز ''بیت المقیت'' نیوزی لینڈ کے دارالحکومت Auck Land کے علاقہ Manurewa میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 1.5 ایکڑ ہے مقامی جماعت نے یہ جگہ 1998ء میں خریدی تھی۔ یہاں ایک بڑے ہال کے علاوہ مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، دفاتر، لائبریری اور جماعتی تقریبات کے لئے کچن وغیرہ موجود ہیں۔ ہال کے دو حصے ہیں ایک حصے میں مرد اور دوسرے حصہ میں مستورات نماز ادا کرتی ہیں جماعت کا یہ سارا سنٹر ایرکنڈیشنڈ ہے۔ اور اس سنٹر کے اردگرد سارا احاطہ پختہ اور صاف ستھرا ہے۔ اسی احاطہ میں جلسہ سالانہ کے لئے مختلف مارکیز لگا کر انتظامات کئے گئے ہیں۔ ''بیت المقیت'' کی عمارت کو خوبصورت جھنڈیوں اور بجلی کے رنگ برنگے روشن قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کو بھی مختلف بینرز اور جگہ جگہ خوبصورت اور رنگا رنگ کے پھول رکھ کر سجایا گیا تھا۔ تمام انتظامات ہر لحاظ سے بہت عمدہ تھے۔

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا ایک بڑا حصہ فجی Fiji سے یہاں آ کر آباد ہونے والی فیملیز پر مشتمل ہے جن میں سے چند فیملیز پاکستان سے آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہاں یہ خوبصورت مرکز خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب جماعت کا پروگرام یہاں ایک باقاعدہ مسجد تعمیر کرنے کا ہے۔ جو نیوزی لینڈ کی سرزمین پر پہلی احمدیہ مسجد ہوگی۔

نیوزی لینڈ

ملک نیوزی لینڈ دو بڑے جزیروں اور کئی چھوٹے جزیروں پر مشتمل ہے۔ بڑے جزائر کو شمالی اور جنوبی جزائر کہا جاتا ہے۔ اس کے قریب ترین ہمسایہ ملک شمال میں Newcaledonia، فجی اور Tonga واقع ہیں جب کہ شمال مغرب میں دو ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر آسٹریلیا واقع ہے۔

نیوزی لینڈ کی آبادی 4.1 ملین ہے۔ یہاں کے مقامی باشندوں کو Mori کہا جاتا ہے ان کی شرح 14.7 فیصد ہے۔

اس ملک کا کل رقبہ دو لاکھ، 67 ہزار 844 مربع کلو میٹر ہے۔ عیسائیت یہاں کا سب سے بڑا مذہب ہے۔ دوسرے مذاہب میں ہندوازم، بدھ ازم اور اسلام شامل ہیں۔ یہ ملک 1841ء میں برطانوی کالونی بنا اور 1931ء میں یہ ایک مکمل آزاد ملک قرار پایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نیوزی لینڈ میں ایک فعال اور مستعد جماعت قائم ہے۔

5رمئی 2006ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے ''بیت المقیت'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور آج کا دن نیوزی لینڈ کی سرزمین پر ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل اور تاریخ ساز دن تھا۔

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ

آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے 17ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا تھا اور جماعت نیوزی لینڈ کی تاریخ میں یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ تھا جس میں خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔ اور یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نیوزی لینڈ کی سرزمین پر ارشاد فرما رہے تھے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سرزمین سے پہلی مرتبہ MTA کے ذریعہ براہ راست حضور انور کا خطبہ جمعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دنیا کے اس دور دراز کے ملک سے خلیفۃ المسیح کا کوئی خطبہ یا پروگرام Live نشر ہوا ہو۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح

ایک بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے بیت المقیت جلسہ گاہ تشریف لائے۔ سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی جو MTA پر Live نشر ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ صدر صاحب جماعت نیوزی لینڈ نے ملک کا قومی پرچم لہرایا۔ جب لوائے احمدیت لہرایا جا رہا تھا تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 206 کی تلاوت کی اور فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خطبہ کے ساتھ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ مختلف ملکوں کے جلسوں پر بتا چکا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں یہ تھا کہ آپؑ کے ماننے والوں کے دل اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بن جائیں۔ اور ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مالک بھی بن جائے۔ ایک احمدی اور غیر احمدی میں بڑا واضح فرق نظر آنے لگ جائے۔

حضور انور نے فرمایا: پس جو جلسہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً 116 سال پہلے شروع فرمایا تھا۔ آج اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش پر عمل کرتے ہوئے اور اُن مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے تمام احمدی دنیا میں جلسہ سالانہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ پس آپ کا یہ جلسہ بھی اسی مقصد کے لئے ہو رہا ہے کہ سال کے دوران اگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان مقاصد کو حاصل نہیں کر سکے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے بیان فرمائے ہیں، جس مقصد کے لئے آپؑ نے جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا، جس مقصد کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں آپ خالصتاً روحانی ماحول حاصل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور نہ صرف جلسہ کے دنوں میں اس بات کا خیال رکھیں بلکہ بعد میں بھی اس طرف توجہ دیتے رہیں۔ تبھی ہم احمدیت کے پیغام کو دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں، تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خدا کے قریب لا سکتے ہیں۔ اور اگر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہ کیں تو ہماری کسی بات کا اثر نہیں رہے گا۔ پس ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ احساس کہ مَیں احمدی ہوں اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہے تب ہوگا جب ہر وقت آپ کو یہ فکر رہے گی کہ میرے ہر عمل کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہوگا کہ میرے ہر عمل کو، میرے ہر کام کو خدا دیکھ رہا ہے تو پھر اس کی یاد بھی دل میں رہے گی۔ پانچ وقت نمازوں کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ اور اس کے باقی احکامات پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تمام طاقتوں کا احساس رہے گا تو ہر وقت سوتے جاگتے، چلتے پھرتے اس کو یاد رکھیں گے۔ اور اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں گے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری زبانیں اس کے ذکر سے چلتے پھرتے تر رہیں گی تو ہر وقت نیکی کی باتوں کا احساس دل میں رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام قبول کرنے کے بعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد پھر یہ غفلتیں!! بڑی فکرمندی کی بات ہے۔ پس ہمیں صبح وشام اللہ کے ذکر میں مشغول رہنے اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آج کل کی سوسائٹی کا میل ملاپ، عورتوں مردوں کا آزادانہ میل ملاپ، نوجوانوں کا رات گئے تک مجلسیں لگانا یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو اللہ کے ذکر سے دور کرنے والی ہیں۔ ہر وہ چیز جس سے آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے میں روک ہو اس سے بچنا چاہئے۔ یہ چیزیں آپ کو کبھی سکون نہیں دے سکتیں بلکہ ان مادی چیزوں کے پیچھے پڑ جانے سے مزید کے حصول کی حرص بڑھتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کے دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت بھی دی ہے۔ اللہ ضمانت دیتا ہے کہ حقیقی طور پر میرا ذکر کرنے والوں کو اطمینان قلب کی ضمانت ہے۔ ان کے دل کو سکون اور چین ملے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف نمازوں میں ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ہر وقت خدا کو یاد کرنا چاہئے۔ صحیح مومن کی شان یہ ہے کہ اس کے دل میں ہر وقت خدا کی یاد رہتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: شیطان بھی انسان کا بہت بڑا دشمن ہے۔ آج کی دنیا میں دجل کے مختلف طریقے ہیں۔ دجل مختلف قسم کی قوموں کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے اور کم ترقی یافتہ ملکوں کے لوگ ان ترقی یافتہ ملکوں میں آ کر بھی اور اپنے ملک میں بھی ان کے حملوں کی وجہ سے ان کے زیر اثر آ جاتے ہیں۔ اور اس نام نہاد Civilized Society کی برائیاں فوراً اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس اُن کے حملوں سے بچنے کے لئے اور ہر قسم کے کمپلیکس (Complex) سے، احساس کمتری سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر انتہائی ضروری ہے۔ اسی سے دلوں میں جرأت پیدا ہوگی، پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ پس اس معاشرے کی مکروہات سے بچنے کے لئے ذکر الٰہی بھی ضروری ہے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے تا کہ آپ کے اندر پاک تبدیلی دیکھ کر دوسرے آپ کی بات سنیں۔

غیر مسلم اسلام کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ دوسروں نے اسلام کو بُرے طریق سے پیش کیا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ احمدی ہونے کے بعد اپنے نیک نمونے قائم کرنا اور احمدیت کے پیغام کو پہنچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں جو بھی فجین یا پاکستانی یہاں ہیں سب کا کام اس پیغام کو پہنچانا ہے۔ فجی میں احمدیت کوئی چالیس پچاس سال پہلے آئی تھی۔ آغاز میں انہوں نے بہت قربانیاں دیں اور اسلام کے پیغام کو اپنے ہم قوموں تک بھی پہنچایا۔ اور کافی بیعتیں کروائیں۔ اب جبکہ اُس وقت کے مقابلے میں آپ کی تعداد بھی کافی ہے، سہولتیں بھی زیادہ ہیں لیکن اس توجہ کے ساتھ بیعتیں کروانے کی طرف کوشش نہیں ہو رہی جو ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت یہاں سے فجی والے بھی سن رہے ہیں، دونوں کا وقت بھی ایک ہے۔ آپ بھی سن رہے ہیں۔ پس اس پیغام کو آگے پہنچائیں۔ تبلیغ کے لئے چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جائیں۔ چھوٹی جگہوں پر پیغام پہنچانے اور قبولیت کے امکانات عموماً زیادہ ہوتے ہیں۔ اُن کی طرف سے مخالفت اگر ہوتی ہے تو لاعلمی کی وجہ سے ہوتی ہے، دنیاداری کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ پھر مختلف قوموں کے لوگ ہیں یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ ان تک پہنچیں اُن کی زبان میں اُن کو لٹریچر دیں، ان سے مسلسل رابطے رکھیں۔ تعلقات بڑھائیں۔ جب آپ میں پاک تبدیلیاں ہوں گی تو آپ لوگ ان کو دوسروں سے مختلف نظر آئیں گے تو اس طرح یہ لوگ آپ کے قریب آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ان سب کاموں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھنا ضروری ہے۔ دوسرے اس پاک تبدیلی کے ساتھ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ بعضوں کو اسلام کے بارہ میں بنیادی علم بھی نہیں ہے۔ ان کو آنا چاہئے عورتوں کو بھی اس میں شامل کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ایمان میں مضبوطی تبھی پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ اپنے دینی علم میں اضافہ کریں۔ عورتوں کو بھی دینی علم سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ ہر مرد، عورت، جوان، بوڑھا احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش میں لگ جائے۔ جہاں آپ کی اپنی حالت بہتر ہوگی، توجہ پیدا ہوگی وہاں تبلیغ کے لئے بھی نئے نئے راستے کھلتے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: نیوزی لینڈ میں جماعت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ تقریباً سبھی فجی سے آ کر یہاں آباد ہونے والے پرانے احمدی ہیں۔ آپ کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتے ہوئے احمدیت کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ اگر آپ کوشش کریں اور پلاننگ کریں تو آپ ملک کے بہت سے حصوں میں پیغام پہنچا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے اس ریجن میں جو چار پانچ ملک ہیں ان میں جماعت کا رشتہ ناطہ کا نظام فعال ہونا چاہئے۔ باقاعدہ ریکارڈ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جو خاندان آئے ہیں ان کے حالات اپنے پہلے ملک کی نسبت بہرحال بہتر ہیں۔ یہ بہتری آپ کو دین سے دُور لے جانے والی اور اپنی قدروں اور اپنی تعلیم اور اپنی روایات کو بھلانے والی نہیں ہونی چاہئے۔ پس خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کا بھی جماعت سے اور خلافت سے تعلق جوڑے رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو دے دی ہے۔ اس کو ہمیشہ دلوں میں بٹھائے

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است
ہمیں بارم ، ہمیں کارم، ہمیں رسمم ، ہمیں راہم

خدمت خلق

سیرت حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں

فضیل عیاض احمد شاھد(ربوہ)

اٹھارھویں اور انیسویں صدی کا عالمی منظر نامہ دنیا بھر میں امت مسلمہ کے سیاسی، معاشرتی اور مذہبی زوال سے عبارت ہے۔ مسلمانوں کی اخلاقی اور سماجی قدریں خود انہی کے قدموں تلے پائمال ہو چکی تھیں۔ باہمی تنازعات اور مناقشات نے ان کو اوج ثریا سے زمین پر دے مارا تھا۔ ہندوستان میں مغلیہ حکومت کا تاجدار ایسٹ انڈیا کمپنی کا نمک خوار بن چکا تھا، نوابین اور امراء کمپنی سے وظائف حاصل کرنے اور مراعات حاصل کرنے کے لئے اپنی اپنی وفاداریاں ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اور اس کے لئے گراوٹ کی تمام سرحدیں عبور کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ مذہبی سیادت جو عوام کو راہ ہدایت دکھانے پر مامور تھی وہ بھی باہمی نزاعات میں الجھی ہوئی تھی۔ قرآن اور شریعت پر عمل متروک ہوتا جا رہا تھا۔ مسلمان فروعی نزاعوں میں الجھ کر باہم دست و گریباں تھے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور ہر آنے والا دن مسلمانوں کو قعر مذلت میں دھکیلتا جا رہا تھا۔ ایسے میں کسی ایسے شخص کا اصلاح معاشرہ کے لئے اٹھنا جو ایک گمنام سے گاؤں کا رہنے والا ہو اور اس کا یہ دعویٰ کرنا کہ مَیں موعود اقوام عالم بن کر مبعوث ہوا ہوں اور میری ذات سے امن عالم قائم ہوگا ایک اچنبھے کی بات تھی۔ بہتوں نے اسے مجذوب کی بڑ سمجھا اور اس کا مضحکہ بھی اڑایا۔ لیکن وہ جو خدا کی طرف سے آیا تھا اور اس کے دل کو خدا نے اپنے ہاتھ سے دھویا تھا اور اس پر اپنا کلام نازل کیا تھا وہ اس یقین پر قائم تھا کہ یہ ہوگا اور یہی ہوا۔ اس نے اپنے اخلاق حسنہ سے بہتوں کی کایا پلٹ دی۔ اس نے اپنے عمل سے یہ بات ثابت کردی کہ وہ جس مشن کو لے کر آیا ہے وہ مخلوق خدا کے اندر تبدیلی کا مشن ہے اور وہ مشن پورا بھی اس مخلوق کی محبت اور اس کی ہمدردی میں گداز ہوکر ہوگا۔ آپ کا پیغام کیا تھا اور آپ کیا مناصب لے کر آئے تھے وہ آپ کے اپنے الفاظ میں کچھ یوں ہے۔

”میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے“۔ (کشتی ٔنوح صفحہ 77)

”اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں سو وہ میں ہوں“۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ان دو حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اقوام عالم کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے گئے عظیم الشان نظام اخلاق وعبادت سے وابستہ کرنا تھا اور ان کو ان انبیاء کی راہوں پر چلانا تھا جو ازل سے اب تک بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے گئے۔ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی آمد کا مقصد اپنے فارسی منظوم کلام میں اس طرح بیان کیا ہے ؎

بدل دردے کہ دارم از برائے طالبان حق
نمے گردد بیاں آں درد ، از تقریر کوتاہم

میرے دل میں جو درد طالبان حق کے لئے ہے وہ درد میری مختصر سی تقریر سے بیان نہیں ہوسکتا۔

دل و جانم، چُناں مُستَغرَق، اندر فکرِ اوشان است
کہ نے از دل خبر دارم، نہ از جانِ خود آگاہم

میرا دل اور میری جان ان کی فکر میں اس طرح مستغرق ہے کہ نہ تو مجھے اپنے دل کی خبر ہے اور نہ ہی میں اپنی جان سے آگاہ ہوں۔

بدیں شادم کہ غم از بہر مخلوق خدا دارم
ازیں در لذتم، کز دردمے خیزد ، ز دل آہم

میں اس بات سے خوش ہوں کہ جو غم میرے دل میں مخلوق خدا کے لئے ہے اور جب یہ درد بڑھتا ہے اور دل سے آہ نکلتی ہے تو میں اس سے لذت پاتا ہوں

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

میرا مقصود اور مطلوب اور خواہش خدمت خلق ہے اور یہی میرا کام ہے یہی میرا فکر ہے اور یہی میری رسم وراہ ہے۔

ایک اور موقعہ پر فرمایا کہ ؎

نمے باید مرا یک ذرہ عزتہائے ایں دنیا
مَنِہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

مجھے اس دنیا کی عزت کی ایک ذرہ بھر بھی ضرورت نہیں، اور میرے لئے کرسی نہ بچھاؤ کہ میں تو خدمت کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔

خدمت خلق کی یہ تڑپ اور خواہش اور تمنا آپ کے دل میں اپنے ہادی و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے تتبع میں تھی جو سرتاپا خدمت خلق کا مجسمہ تھا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے جو الفاظ کہے وہ آپ کی پاکیزہ فطرت اور سیرت کے عظیم گواہ ہیں آپ نے کہا کہ ”ہرگز نہیں، خدا کی قسم خدا آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، اخلاق گم گشتہ کو زندہ کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، اور لوگوں کی ان مصیبتوں میں جن میں وہ حق پر ہوتے ہیں آپ مدد کرتے ہیں۔ یہ ایک بیوی کی اپنے خاوند کے لئے گواہی نہیں تھی بلکہ ایک دیکھنے والی آنکھ اور ایک محسوس کرنے والے دل کی گواہی تھی جو اس وجود کے سب سے زیادہ قریب تھا جس کی بابت وہ یہ بات کہہ رہا تھا۔

دور حاضر میں انہی کیفیات میں جن کا میں نے اوپر تذکرہ کیا ایک ایسی ہی روح و دل کی ضرورت تھی جو زمانے کے درد کا درماں ہوتا اور جس کا دل اسی طرح گداز ہوتا جس طرح قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم گداز تھا جس کی گواہی خدا نے دی تھی کہ:

﴿فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا﴾ (الکھف :7)

اسی طرح قلب مسیح موعود علیہ السلام بھی مخلوق خدا کے غم میں گداز ہوا اور آپ نے اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیا۔ آپ بھی اپنے آقا اور مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خدمت خلق کے کٹھن اور خاردار جنگل کو اسی طرح طے کرنے والے ہیں جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کیا۔

❁...... چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں، میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 75، 70 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 305 جدید ایڈیشن)

خدمت خلق کا مفہوم بے حد وسیع ہے۔ اس میں ہر نوع کی خدمت شامل ہے۔ اپنے خدام کی ضروریات کا خیال رکھنا، ان کے آرام کا خیال رکھنا، ان سے محبت کرنا اور ان پر شفقت کا ہاتھ رکھنا یہ تمام پہلو خدمت خلق سے تعلق رکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت میں ہمیں ان تمام پہلوؤں کی جھلک نظر آتی ہے۔

❁...... حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممتاز صحابہ میں سے تھے اور انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی قریب کی صحبت کا بہت لمبا موقعہ میسر آیا تھا۔ وہ بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ گرمی کا موسم تھا اور حضرت مسیح موعودؑ کے اہل خانہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ میں حضور کو ملنے اندرون خانہ گیا۔ کمرہ نیا نیا بنا تھا اور ٹھنڈا تھا میں ایک چارپائی پر ذرا لیٹ گیا اور مجھے نیند آ گئی۔ حضور اس وقت کچھ تصنیف فرماتے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ جب میں چونک کر جاگا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ میری چارپائی کے پاس نیچے فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں گھبرا کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی محبت سے پوچھا۔ مولوی صاحبؓ آپ کیوں اٹھ بیٹھے؟ میں نے عرض کیا۔ حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سوسکتا ہوں؟ مسکرا کر فرمایا آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ بچے شور کرتے تھے تو میں انہیں روکتا تھا تا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔ اللہ اللہ! شفقت کا کیا عالم تھا!

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اےؓ صفحہ 70-71)

ایک اور واقعہ پیش ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے خدام سے کسقدر محبت اور شفقت سے پیش آتے اور ان کی خدمت کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے تھے:

❁...... گلاب خان صاحب پنشنر سیالکوٹ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک اور بات جو میں نے اپنے ایک دوست سے سنی جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت اقدس کس قدر رحیم و کریم تھے۔ اور اپنے معمولی مرید کی اس قدر عزت افزائی فرماتے تھے۔ واقع یوں ہے کہ مسمی مستری حسن دین صاحب مرحوم ساکن میانہ پورہ سیالکوٹ جو بہت ہی نیک آدمی تھے۔ اور جھوٹ بالکل نہیں بولا کرتے تھے مجھے کہنے لگے کہ میں ابھی قادیان سے آیا ہوں وہاں کنواں مکان کے اندر بنانا تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ بسبب موسم گرم ہونے کے اور زمین کے ذرا نیچے ہونے کے مجھے بہت سخت پسینہ آ گیا۔ اتنے میں حضرت اقدسؑ تشریف لائے۔ فرمانے لگے حسن دین! تم کام کرو مَیں تم کو پنکھا کرتا ہوں۔ کیونکہ تم کو بہت گرمی لگ رہی ہے۔ کوئی شخص ایسا بھی دنیا میں ہے جو بادشاہ بھی ہو اور ایک معمولی آدمی کو کہے کہ میں تمہیں پنکھا کرتا ہوں کیونکہ تمہیں گرمی لگ رہی ہے۔ اللہ اللہ کیسا ہی رحیم و کریم انسان تھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلیم پر چلنے کی ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔“ (روایت گلاب خان صاحب، سیالکوٹ۔ رجسٹر روایات نمبر1۔ صفحہ135-136)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حدیث نبوی سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کی عملی تصویر تھے۔

بعض اوقات لوگ اپنے لیڈروں اور سرداروں یا مذہبی رہنماؤں کے لئے اپنی عقیدت اور محبت میں بعض ایسے کام کرنے لگتے ہیں جو شرف انسانیت سے دور ہوتے ہیں اور ان واقعات کو فخر سے بیان کیا جاتا ہے کہ فلاں سیاسی لیڈر کی گاڑی کو عوام اپنے کندھوں پر اٹھا کر فلاں جگہ تک لے گئے یا کسی جگہ سے یہ خبر آ جاتی ہے فلاں لیڈر کے لئے اتنے لوگوں نے جان دے دی اور لیڈر صاحب اپنے گھر آرام فرما رہے ہوتے ہیں۔ لیکن منہاج نبوت کی مذہبی تاریخ اس کے بالکل ہی بالعکس منظر پیش کرتی ہے۔ کیونکہ انبیاء کی بعثت کا مقصد شرف انسانیت کا قیام ہوتا ہے۔ ایک واقعہ پیش ہے۔

❁...... حضرت صاحب دین صاحبؓ آف گوجرنوالہ بیان کرتے ہیں ”غالباً 1904ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جماعت احمدیہ لاہور کو اطلاع ملی کہ حضورؑ فلاں گاڑی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ ہم لوگ حضور کی پیشوائی کے لئے ریلوے اسٹیشن پر گئے۔ ان دنوں گھوڑا فٹن گاڑی کا بہت کم رواج تھا۔ ہم نے فٹن تیار کھڑی کردی۔ جب حضورؑ سوار ہوئے تو ہم نوجوانوں نے جیسا کہ عام رواج تھا گاڑی کے گھوڑے کھلوائے اور فٹن کو خود کھینچنا چاہا۔ تو حضور نے ہمارے اس فعل کو دیکھ کر فرمایا ہم انسانوں کو ترقی دے کر اعلیٰ مدارج کے انسان بنانے آئے ہیں نہ کہ برعکس اس کے انسانوں

کو گرا کر حیوان بناتے ہیں کہ وہ گاڑی کھینچنے کا کام دیں۔ مفہوم یہ تھا الفاظ شاید کم وبیش ہوں۔ خیر ہم خدام نے فورًا اپنے فعل کو ترک کر دیا اور گھوڑے گاڑی لے کر چلائے۔ میں فورًا فٹن کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور حضور کو تمام راستہ چھتری تانے آیا گویا اس طرح مجھے چھتر برداری کی خدمت کرنے کا موقع ملا جس پر مجھے فخر ہے کہ حضور کا چھتر بردار ہوں۔"

(روایت صاحب دین صاحب سیکرٹری تبلیغ گوجرنوالہ۔ رجسٹر روایات نمبر 1۔ صفحہ10)

اپنے خدام کے لئے تکلیف اٹھانا اور اپنی خواہش کو قربان کر دینا بھی سنّت انبیاء ہے۔ چنانچہ احادیث میں ایک واقعہ درج ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خوبصورت یمنی چادر پیش کی گئی۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے حد پسند آئی اور اس وقت آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ لیکن ایک صحابی نے وہ مانگ لی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر اتار کر فورًا اس صحابی کو دے دی۔ اس پر بعض صحابہ نے اس صحابی کو سخت سست کہا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے تو یہ چادر اپنے کفن کے لئے لی ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کی جھلک آپ کے غلام صادق اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت میں بھی نظر آتی ہے۔ آپ کو جو عشق اپنے آقا سے تھے اس کے نتیجے میں آپ کی ذات سے وہ اعمال طبعًا سرزد ہوتے تھے جو آپ کے آقا کے اسوہ کی شان ہیں۔

❁......حاجی غلام احمد صاحب سکنہ کریام ضلع جالندھر بیان کرتے ہیں "خاکسار اور حاجی رحمت اللہ صاحب سکنہ راہولی اور حکیم عطا محمد صاحب مرحوم مسجد مبارک میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عطا محمد صاحب مرحوم سکنہ ہرسیاں ضلع جالندھر ایک نرم چمڑے کی دیسی جوتی حضور کے لئے بنوا کر لائے۔ اور حضور کی خدمت میں پیش کرتے وقت مرحوم نے عرض کی کہ حضور یہ جوتی پاؤں کو لگے گی نہیں یعنی نرم ہے آرام دے گی۔ حضور نے فرمایا ایسی ہی جوتی چاہئے۔ حضور خود اٹھا کر اندر لے گئے۔ اگلے روز وہ جوتی مہمان خانہ سابق میں ایک بوڑھے شخص کے پاؤں میں دیکھی۔"

(روایت حاجی غلام احمد صاحب سکنہ کریام ضلع جالندھر۔ رجسٹر روایات نمبر1۔ صفحہ28-29)

خدمت خلق کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ خلق خدا کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آنا اور ان کے لئے اس طرح کا نہ ہو جانا کہ ملنے کے بعد اس بات کا یقین ہو جائے کہ یہ شخص مجھ سے کڑھا مل رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے قلب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (سورة آل عمران آیت 160)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں اس بات کی قدم قدم پر جھلک ملتی ہے۔ اور اسی اسوہ کا پرتو ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات میں نظر آتا ہے۔

❁......ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بیان کرتے ہیں "ایک دفعہ حضور اس راستہ پر سیر کو تشریف لے جا رہے تھے جو بورڈنگ ہاؤس کو جاتا ہے۔ غالبًا جہاں ڈھاب ہے اس کے برابر راستہ کے شرقی جانب ایک بوڑھا سکھ جس نے صرف لنگوٹی باندھی ہوئی تھی اور سب ننگا تھا گھاس کھود رہا تھا۔ اور کچھ گھاس اس نے مگری میں ڈالا ہوا تھا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا راستہ روک کر بولا "مرزیا تینوں پتہ اے کہ توں اور مَیں گھُلدے ہوندے ساں۔ کدے توں مینوں ڈھالیندا اسیں کدی مَیں تینوں ڈھالیندا اساں"۔ حضور بڑی توجہ سے اس کی باتیں سنتے رہے اور جواب دیتے رہے کہ ہاں سردار جی سچ اے۔ جب تک اس نے خود راستہ نہیں چھوڑا حضور وہیں کھڑے رہے۔ اور بڑے پیار اور محبت سے اس کی باتوں کا جواب دیتے رہے۔" (روایت ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب، قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ۔ رجسٹر روایات نمبر1۔ صفحہ32-33)

❁......اپنے خدام کی ضروریات کو بھانپ لینا اور ان کو پورا کرنا بھی خدمت خلق کا ایک روشن پہلو ہے۔ حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ کا واقعہ بہت معروف ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ کو بھوک لگی ہوئی تھی اور آپ مختلف صحابہ سے قرآن کریم کی آیت ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ (الدھر:9) کے معنے دریافت کر رہے تھے تو ہر کوئی معنی بتا کر روانہ ہو جاتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ نے آثار سے بھانپ لیا کہ آپ بھوکے ہیں آپ ان کو ساتھ لے گئے اور دودھ کا پیالہ دیا۔

❁...... حکیم اللہ دتا صاحب ولد نظام الدین صاحب سکنہ شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور بیان کرتے ہیں: "سرفراز خان نے بیان کیا کہ ہم جلسہ پر آئے اور حضور کو کسی نے گھوڑی دی۔ تو سرفراز نے کہا کہ میرے دل میں آیا کہ یہ گھوڑی مجھ کو مل جاوے اور میں اس کو لے جاؤں اور کہوں کہ مسیح کی گھوڑی میں لے آیا ہوں۔ جب جلسہ ختم ہوا تو مَیں نے عرض کیا کہ حضور میں واپس جانا چاہتا ہوں۔ حضورؑ نے فرمایا ٹھہرو۔ تیسرے روز میں نے پھر ایسا ہی کہا تو حضور نے فرمایا کہ چوہدری صاحب یہ گھوڑی لے جاؤ۔ میں نے عرض کی کہ حضور اس گھوڑی کی قیمت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو گھاس اور دانہ ڈالو اور اس پر چڑھو یہی اس کی قیمت ہے۔"

(روایت حکیم اللہ دتا صاحب، گورداسپور۔ رجسٹر روایات نمبر1۔ صفحہ 105-106)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے یہ خوبصورت واقعات دراصل ہماری رہنمائی ہیں کہ ہم اپنی تہذیب نفس بھی اسی طرح کریں اور اپنی اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق خود کو اسوۂ محمدی میں اسی طرح ڈھال لیں جیسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ڈھالا ہوا تھا۔

❁......چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود علیہ السلام مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریمؑ کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بُغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بُغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟۔......خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ **تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ** اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو، ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اُٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ (الشمس:10) یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 3صفحہ231-233)

❁......پھر فرماتے ہیں: "مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ **مَیں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدۂ مہربان اپنے بچوں سے** بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول"۔

(اربعین نمبر 1 روحانی خزائن جلد 17صفحہ344)

حضرت سیدنا وسید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زبان سے بیان ہوئے بیان کئے ہیں۔ ان میں ایک پہلو مہمان نوازی ہے جو خدمت خلق کا ایک نہایت عظیم الشان پہلو ہے اور یہ سیرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ اور یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ آپ کے پاس جو مہمان آتا آپ جی جان سے اس کی خدمت میں لگ جاتے اور یہی تربیت آپ نے اپنی جماعت کی بھی کی۔ اس کام کے لئے آپ نے لنگر خانہ کا اجراء کیا۔ ابتداء میں مہمان نوازی کے تمام فرائض آپ خود انجام دیتے۔ مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کا اہتمام حضرت ام المؤمنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کرتیں اور مہمان نوازی کا کام حضور خود یا حضور کے بعض خدام کرتے۔ اور اس میں بھی آپ مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد کے بھائی مولوی ابولنصر آہ جب قادیان آئے تو ان کی مہمان نوازی کا خوب اہتمام کیا۔ مولوی حسن علی صاحب واعظ قادیان پہلی مرتبہ آئے اور ان کے بارے میں پتہ چلا کے یہ پان کھاتے ہیں تو ان کے لئے دس کوس دور سے پان منگوائے گئے۔ مہمان نوازی میں غرباء اور امراء کا یکساں خیال رکھتے۔

❁......"منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کے بعد مسجد مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے حضور سے 5/4 آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے، آنے لگے اور حضور کے قریب بیٹھتے گئے۔ جس کی وجہ سے میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑتا رہا حتی کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھائیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کر کے فرمایا آؤ میاں نظام الدین آپ اور ہم اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے۔ اور حضور نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا اور کوئی اندر نہ گیا۔ جو لوگ قریب آکر بیٹھتے گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی"۔ (سیرة المہدی۔ حصہ چہارم۔ (غیر مطبوعہ)۔ صفحہ 476)

❁......مہمان نوازی میں اپنی ذات کو تکلیف میں ڈال کر بھی مہمان کی ضرورت کو پورا کرتے۔ اس کی ایک جھلک ہمیں اس واقعے میں نظر آتی ہے۔

"منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی جمع تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور ایک صاحبزادہ جو غالبًا حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر ہی جائے گی۔ نیچے آکر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمان صاحبؓ یا کسی اور سے ٹھیک طرح یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا۔ اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو اور پھر میں لے آیا"۔ (سیرة المہدی۔ حصہ چہارم۔ (غیر مطبوعہ)۔ صفحہ 552-553)

❁......ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے یہ واقعہ

باقی صفحہ نمبر9پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج ہر طرف سے مختلف طریقوں سے، دجل سے کام لے کر بھی اور طاقت کے استعمال سے بھی مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ زمانہ تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آئے اور وہ اُس کی سنت کے مطابق اس کے خاص بندوں کے آنے سے ہی ہوتی ہے۔

اگر مسلمانوں کی موجودہ حالت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر ہمیں کوئی یہ دکھائے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ کہاں ہے؟

بجائے اس کے کہ مسلمان ممالک مسیح محمدی کی مخالفت میں کھڑے ہو کر اس کے ماننے والوں پر ظلم ڈھائیں، اس کے ہاتھ مضبوط کریں تا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔

ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو مزید حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پہلے سے بڑھ کر دنیا کو پہنچانے کی کوشش کرے۔ دنیا کو بتائیں کہ اگر زمانے کے امام کو نہیں مانو گے تو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم رہو گے اور اگلے جہان میں بھی۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ مورخہ 02/جون 2006ء (02/احسان 1385 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ﴾ (المومن:52)

اللہ تعالیٰ جب اپنے انبیاء دنیا میں بھیجتا ہے تو ان کے دل اس یقین سے پُر کرتا ہے کہ زندگی کے ہر لمحہ پر، ہر موڑ پر اللہ تعالیٰ ان کا معین و مددگار رہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کا یہ یقین ہی ہے جو انہیں توکل میں بڑھاتا چلا جاتا ہے اور جو انبیاء کی تاریخ ہمارے سامنے ہے جس کی معراج ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے کٹھن اور مشکل حالات اور مقامات سے اللہ تعالیٰ اپنے ان خاص بندوں کو اپنی نصرت فرماتے ہوئے نکال کرلے آتا ہے اور پھر اس کے بعد یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے انبیاء کے وقت میں، ان کی زندگی میں ان کے ماننے والے اور اس تعلیم پر عمل کرنے والوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ اور پھر بعد میں جو اس حقیقی تعلیم کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں جو کہ وہ انبیاء لے کر آئے وہ لوگ یہ نظارے دیکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے فضلوں سے حصہ پانے کی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے اور آپؐ پر ایمان اور آپؐ کی تعلیم پر مکمل عمل اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور نصرتوں کا حصہ دار بناتا ہے اور اس تعلیم پر عمل کرنے والوں کی دنیا و آخرت سنوارتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں سے وعدہ ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ یقیناً ہم اپنے رسول کی اور ان کی جو ایمان لائے ہیں اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ بھی قرآن کریم میں بہت سی آیات میں اپنی صفت ناصر اور نصیر کا مختلف پہلوؤں اور مختلف مضامین کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ رسول اور مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے مدد کے وعدے کئے اس کا ایک نمونہ ہم اس آیت میں دیکھ چکے ہیں جو مَیں نے پڑھی ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اور کن لوگوں کی خدا نے مدد کی، کن انعامات کے ساتھ مدد کی، کن مختلف حالات میں مدد کی جبکہ ایک لحاظ سے بعضوں پر مایوسی کی کیفیت طاری تھی اور اس طرح کے کئی مضمون ہیں۔ آج مَیں کوشش کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ذکر میں کچھ آیات آپ کے سامنے رکھوں۔

اگر ہم لغت میں دیکھیں تو اس لفظ نَصْر اور نَصَرَ یا نَاصِرْ کے بڑے وسیع معنے ملتے ہیں۔ مثلاً اَلنَّصْر کا مطلب ہے مددگار، بارش۔ اَلنُّصْرَۃ کا مطلب ہے مدد، بہترین مدد، بارش۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ ناصر بنتا ہے اور نصرت فرماتا ہے، مدد کرتا ہے، مددگار ہوتا ہے تو ایک عام انسانی سوچ والی مدد نہیں ہوتی بلکہ اس کی مدد ایسی کامل اور بھرپور اور زندگی بخش اور بارش کی طرح برسنے والی مدد ہوتی ہے جس میں کوئی سقم نہیں ہوسکتا اور اس مدد کے مقابل پر کوئی مخالف ٹھہر نہیں سکتا۔ لیکن اس مدد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ بننا اور وہ حالت پیدا کرنا ضروری ہے جو انبیاء پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ ہی کے طفیل یہ مدد ملنی ہے اور وہ مدد حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ وہ حالت ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو آپؐ ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام جیسی نعمت سے نوازا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد تو ہم نے بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں کی تعمیل کر دی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یقیناً ہمیں ان لوگوں میں شمار ہونا چاہئے جن کی اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے یا جن سے مدد فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کی وجہ سے ہم میں وہ کیفیت پیدا ہو گئی ہے؟ جب ہر لحہ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کی ہم پر بارش ہوتی ہے یا ہو رہی ہے۔ ایسی مدد جو ہماری زندگیوں میں وہ نمو پیدا کرنے والی ہو جس سے ہر طرف آنکھوں کو روشن کرنے والا اور دل کو لبھانے والا سبزہ نظر آتا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ایمان لانے والوں سے اس سلوک کا اظہار فرمایا ہے کہ اس دنیا میں بھی اُن کا مددگار رہوگا اور اگلے جہان میں بھی، جبکہ ہر چیز کی گواہی ہوگی حتیٰ کہ اپنے اعضاء کی بھی گواہی ہوگی اور وہاں پھر کوئی غلط بیان نہیں دیا جا سکتا۔ جو بھی گواہی ہوگی وہ حقیقت بیان کرنے والی ہوگی اور جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر صحیح عمل کرنے والے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے مدد فرمانے کا وعدہ کیا ہے اس وقت جو ایسے لوگ ہوں گے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق نصرت فرماتے ہوئے بخشش کا سلوک فرمائے گا اور اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے گا۔ من حیث الجماعت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء سے، اپنے پیاروں سے وعدے کے مطابق ہمیشہ مدد فرمائی ہے اور فرماتا ہے لیکن انفرادی طور پر بھی اپنی حالتوں کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالتے ہوئے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی نصرت کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اس خوشخبری سے فائدہ اٹھانا چاہئے کہ مَیں کامل

ایمان والوں کی دنیا وآخرت میں مدد کروں گا۔

آج احمدی ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے حقیقی مخاطب بھی ہیں اور مصداق بھی ہیں۔ دوسرے مسلمان جنہوں نے اس زمانے کے امام کو نہیں مانا وہ تو خود ہی اپنے آپ کو اس خوشخبری سے باہر نکال رہے ہیں کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے دعوے کے باوجود آپؐ کے بعض حکموں پر عمل نہیں کیا اور پیشگوئیوں کی تصدیق نہیں کی۔ اور یہی وجہ ہے کہ عمومی طور پر آج ہم اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے مسلمانوں پر اس وعدے کے مطابق پورے ہوتے نہیں دیکھ رہے۔ اگر کوئی کہے کہ نہیں، یہ غلط ہے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر ہمیں کوئی یہ دکھائے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نصرت کا وعدہ کہاں ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی کمی ہے، کوئی کمزوری ہے تو مسلمانوں کے ایمان کی حالت میں ہے۔ ورنہ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ نہ ماننے والوں اور کفار کے منصوبے خاک میں نہ ملیں۔ پس اب بھی وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت اس دنیا میں دیکھنے کے لئے اور اگلے جہان میں گواہوں کے کھڑے ہونے سے پہلے اس مسیح محمدی کو مانیں۔ ماننے کے حکم کے سب سے پہلے مخاطب مسلمان ہیں۔ اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت مسلمان امت پر کس طرح نازل ہوتی ہے۔

پس آج کل کے حالات کی وجہ مسلمانوں کی عمومی کمزوری اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار بھی ہے۔ ورنہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ گزشتہ انبیاء سے کئے گئے وعدے تو اللہ تعالیٰ پورے فرماتا رہا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام نبیوں کے سردار ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں زمین وآسمان پیدا نہ کرتا اگر تجھے پیدا نہ کرتا، ایسے اعلیٰ پائے کے نبی اور خاتم الانبیاء سے کئے گئے وعدے اللہ تعالیٰ پورے نہ فرماتا۔

ہم پھر ہمدردی کے جذبے سے اور مُسلم اُمّہ سے محبت کی وجہ سے کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے کہ سوچیں اور غور کریں، مسلمان ملکوں میں احمدیت اور امام الزمان کی مخالفت کی بجائے اس کے مددگار بنیں، اس پر ایمان لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہر لمحہ اور ہر آن مسلمانوں کا مددگار رہو۔ آج ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ وعدے مومنین کی جماعت جنہوں نے حقیقی طور پر زمانے کے امام کو مانا ہے اور جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کر رہے ہیں، ان کے ساتھ تو پورے ہو رہے ہیں۔ اس جماعت کے ساتھ تو پورے ہو رہے ہیں اور من حیث الجماعت ہم ہر روز ایک نئی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

پس ہر احمدی کو بھی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو مزید حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیغام کو پہلے سے بڑھ کر دنیا کو پہنچانے کی کوشش کرے۔ دنیا کو بتائیں کہ اگر زمانے کے امام کو نہیں مانو گے تو اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم رہو گے اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق، اس انذار کے مطابق ان کے خلاف نبی بھی گواہ کھڑے ہوں گے، فرشتے بھی گواہ کھڑے ہوں گے بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ جسم کے تمام اعضاء بھی گواہی دیں گے کہ باوجود پیغام پہنچنے کے، باوجود مسیح موعود کا دعویٰ سننے کے تم لوگوں نے نہ صرف انکار کیا بلکہ مخالفت کی اور مخالفت میں بھی اتنے بڑھے کہ احمدیوں پر ظلم کی وہ داستانیں رقم کرنے لگے جو بعض پہلے انبیاء کی قومیں اپنے انبیاء اور ان سے ماننے والوں سے کرتی ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی ابتدائی تاریخ میں بھی ظلم ہوتے رہے۔ لیکن اس سلوک سے جماعت کو کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا بلکہ ہر موقع پر ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد کے نظارے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بڑھ کر ہمیں دکھائے اور مخالفت کی ہر آندھی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نصرت سے اور اونچا اڑا کر لے گئی۔ ہم کسی حکومت پر، کسی تنظیم پر نہ تو بھروسہ کرتے ہیں، نہ ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہماری مدد تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مانگتے ہوئے اسی سے وابستہ رہی ہے۔ ہاں بعض گروہوں کی بعض حرکتوں کا، ان کی تصویر دکھانے کے لئے، ان کا چہرہ دکھانے کے لئے، دنیا کو بتاتے ضرور ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ بعض جگہوں پر بعض ملکوں میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ توقع کبھی نہیں رکھی کہ یہ لوگ ہمارے معین ومددگار رہیں یا ان لوگوں پر ہمارا بھروسہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ ﴿اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا﴾ (المومن:52) ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے تو کوئی کیونکر مدد کر سکتا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ حقیقی معاون و ناصر وہی پاک ذات ہے جس کی شان نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل ہے۔ دنیا اور دنیا کی مددیں ان لوگوں کے سامنے کَالْمَیِّتْ ہوتی ہیں“۔ یعنی ایک مردے کی طرح ہوتی ہیں ”اور وہ مردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 107-108 جدید ایڈیشن)

تو یہ تو ہے ہمارا مدد کا ایک تصور اور ایک تعلیم جس پر ہم عمل کرتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ناصر، نصیر۔ اب مَیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جو اپنے انبیاء سے مدد کے سلوک کے اور ان کے مشکل وقت میں دشمن کے خلاف مدد کے نظارے دکھائے ہیں ان کی کچھ مثالیں دیتا ہوں۔

حضرت نوحؑ کی پکار پر اللہ تعالیٰ نے کس طرح دعا کو قبول کیا اور ظالموں سے نجات دلائی۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں یوں آتا ہے ﴿وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗ مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ۔ وَنَصَرْنٰہُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا۔ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰھُمْ اَجْمَعِیْنَ﴾ (الانبیاء: 77-78) اور نوح کا بھی ذکر کر جب قبل ازیں اس نے پکارا تو ہم نے اسے اس کی پکار کا جواب دیا اور اسے اور اس کے اہل کو ایک بڑی بے چینی سے نجات بخشی۔ اور ہم نے اس کی اُن لوگوں کے مقابل مدد کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا۔ یقیناً وہ ایک بڑی بدی میں مبتلا لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

جس طرح حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کشتی کے ذریعہ سے بچایا تھا اور دعا قبول کرتے ہوئے قوم کو غرق کیا تھا اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے طاعون کا نشان دے کر فرمایا کہ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھ پر۔

یہ الہام ہوا جو قرآنی آیات ہیں۔ اس پر آپؑ نے کشتی نوح تحریر فرمائی اور اس میں اپنی تعلیم بیان فرمائی کہ جو اس پر ایمان لائیں اور عمل کریں وہ محفوظ رہیں گے۔ اسی طرح آپؑ نے فرمایا جو آپ کا گھر ہے جو بظاہر اینٹوں اور گارے کا گھر ہے، جو اس دار میں پناہ لے گا وہ محفوظ رہے گا۔ تو یہ آپؑ سے اللہ تعالیٰ کا مدد کا وعدہ تھا۔ اور جب وبا پھوٹی تو ایک دنیا نے دیکھا کہ احمدی محفوظ رہے اور بڑی شان سے یہ وعدہ اور یہ الہام پورا ہوا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور بھی بے شمار الہامات ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اسی تائید ونصرت کے سلسلے میں بعض واقعات بھی ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں اس وقت یہاں صرف مختلف واقعات کے بارے میں قرآن کریم کی آیات پیش کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ باقی باتیں آئندہ بھی ہوں گی۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ ہے۔ جب مخالفین نے آپؑ کو آگ میں جلانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی کس طرح مدد فرمائی اور مخالفین کی تمام تدبیریں ناکام ونامراد ہو گئیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قَالُوْا حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ۔ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ۔ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ﴾ (الانبیاء:69-71) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا اس کو جلا ڈالو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر۔ اور انہوں نے اس سے ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے ان کو کلیتاً نامراد کر دیا۔

پھر حضرت موسیٰؑ کے بارے میں آتا ہے کہ ﴿وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ۔ وَنَجَّیْنٰھُمَا وَقَوْمَھُمَا مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ ۔ وَنَصَرْنٰھُمْ فَکَانُوْا ھُمُ الْغٰلِبِیْنَ﴾ (الصّٰفّٰت:115-117) اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کیا تھا اور اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو ہم نے بہت بڑے کرب سے نجات بخشی تھی اور ہم نے ان کی مدد کی۔ پس وہی غالب آنے والے بنے۔

دیکھیں فرعون کے مقابلے پر کس طرح موسیٰ کو غلبہ عطا فرمایا تھا۔ اس کی تفصیل میں جانے کے لئے تو وقت نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ ایک علیحدہ مضمون ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت کے ایسے نظارے نظر آتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

یہاں مَیں اس وقت یہ کہتا ہوں کہ آج مسلمان جو نعرے لگاتے ہیں کہ فلاں فرعون ہے اور فلاں فرعون ہے تو یہ جو واقعات اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں یہ اس لئے ہیں کہ اس آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی یہ نظارے دکھائے جائیں گے بشرطیکہ وہ اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اگر فرعون پیدا ہوں گے تو فرعونوں کے سر کچلے جائیں گے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت یہ نظارے دیکھتی ہے۔ اگر مسلمانوں نے بھی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابھی تک نہیں مانا، یہ نظارے دیکھنے ہیں تو اپنے آپ کو بھی کامل اور مکمل مومن بنانا ہوگا تب یہ نظارے نظر آئیں گے۔ پس فرعونوں پر غالب آنے کے لئے اپنی حالتوں پر غور کرنا ہوگا، دیکھنا ہوگا کہ کہاں کہاں کمیاں ہیں۔ اور جو کمی ہمیں نظر آتی ہے وہ یہی ہے کہ زمانے کے مسیح کا انکار کر رہے ہیں۔ جب تک موسیٰ کے ساتھ نہیں جڑیں گے فرعونوں پر غلبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظاروں کی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے، آپؐ کی ذات میں ہمیں نظر آتی ہے جس کے بے شمار واقعات ہیں ان واقعات کو تو مَیں اس وقت نہیں لے رہا۔ لیکن قرآن کریم میں جو بعض مثالیں پیش کی گئی ہیں ان میں سے چند ایک کو بیان کروں گا۔

ایک مثال تو ہجرت کے وقت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا معجزہ دکھایا جس سے عقل دنگ رہ جاتی ہے۔قرآن کریم نے اس واقعہ کا یوں ذکر فرمایا ہے کہ ﴿اِلَّاتَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِاِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ وَاَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا السُّفْلٰی۔ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا ۔وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ﴾ (التوبۃ:40)

اس کا ترجمہ یہ ہے اگر تم اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ پہلے بھی اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا وطن سے نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’دشمن غار پر موجود ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں ہو رہی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس غار کی تلاشی کرو کیونکہ نشانِ پا یہاں تک ہی آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہاں انسان کا گزر اور دخل کیسے ہوگا۔ مکڑی نے جالا تنا ہوا ہے، کبوتر نے انڈے دیئے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کی آوازیں اندر پہنچ رہی ہیں اور آپؐ بڑی صفائی سے ان کو سن رہے ہیں‘‘۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ بھی سن رہے تھے۔ ’’ایسی حالت میں دشمن آتے ہیں کہ وہ خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور دیوانے کی طرح بڑھے آتے ہیں لیکن آپؐ کی کمال شجاعت کو دیکھو کہ دشمن سر پر ہے اور آپؐ اپنے رفیق صادق صدیقؓ کو فرماتے ہیں لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ یہ الفاظ بڑی صفائی کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ آپؐ نے زبان ہی سے فرمایا۔ کیونکہ یہ آواز کو چاہتے ہیں اشارہ سے کام نہیں چلتا‘‘۔ یعنی یہ فقرہ بولا تو یقیناً آپؐ نے اونچی آواز میں بولا ہوگا اور کہا ہوگا کیونکہ اشارے سے تو کام نہیں چلتا۔ فرمایا کہ ’’باہر دشمن مشورہ کر رہے ہیں اور اندر غار میں خادم و مخدوم بھی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ اس امر کی پروا نہیں کی گئی کہ دشمن آواز سن لیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر کمال ایمان اور معرفت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا بھروسہ ہے‘‘ کہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام زیر سورۃ التوبہ آیت40)

پھر اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے موقع پر کس طرح آپ کی دعاؤں کو سنا اور مدد فرمائی اور بہت تھوڑے سے مسلمانوں کے ذریعے سے جن کے پاس پوری طرح اسلحہ بھی نہیں تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ ایک لحاظ سے تقریباً نہتے تھے، تربیت یافتہ اسلحے سے لیس جنگجو کفار کو شکست دلوائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ ۔فَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ﴾ (آل عمران:124) اور یقیناً اللہ بدر میں تمہاری نصرت کر چکا ہے جبکہ تم کمزور تھے۔ پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم شکر کر سکو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سلسلے میں اور اس بات کو اپنے زمانے کے ساتھ جوڑتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے بدر ہی میں مدد کی تھی اور وہ مدد اَذِلَّۃٌ کی مدد تھی۔ جس وقت 313 آدمی صرف میدان میں آئے تھے اور کل دو تین لکڑی کی تلواریں تھیں اور ان 313 میں زیادہ تر چھوٹے بچے تھے۔ اس سے زیادہ کمزوری کی حالت کیا ہوگی۔ اور دوسری طرف ایک بڑی بھاری جمعیت تھی اور وہ سب کے سب چیدہ چیدہ جنگ آزمودہ اور بڑے بڑے جوان تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ظاہری سامان کچھ نہ تھا۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ لَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا یعنی اے اللہ اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔

فرماتے ہیں کہ: ’’سنو! مَیں بھی یقیناً اُسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے۔ وہی بدر اور اَذِلَّۃٌ کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟۔ نہ سلطنت ظاہری میں شوکت ہے‘‘۔

فرماتے ہیں کہ: ایک یورپ کی سلطنت منہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں اور کیا مجال ہے جو سر اٹھائیں۔ اس ملک کا کیا حال ہے؟‘‘ ہندوستان کی بات کر رہے ہیں۔ ’’کیا اَذِلَّۃٌ نہیں ہیں۔ ہندو بھی اپنی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کوئی ایک ذلت ہے جس میں ان کا نمبر بڑھا ہوا ہے۔ جس قدر ذلیل سے ذلیل پیشے ہیں وہ ان میں پاؤ گے۔ ٹکڑ گدا مسلمان ہی ملیں گے۔ جیل خانوں میں جاؤ تو جرائم پیشہ گرفتار مسلمان ہی پاؤ گے۔ شراب خانوں میں جاؤ کثرت سے مسلمان۔ اب بھی کہتے ہیں ذلت نہیں ہوئی؟ کروڑ ہا ناپاک اور گندی کتابیں اسلام کے ردّ میں تالیف کی گئیں۔ ہماری قوم میں مغل، سیّد کہلانے والے اور شریف کہلانے والے عیسائی ہو کر اسی زبان سے سید المعصومین خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کو کوسنے لگے۔ صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ کون تھے؟ اُمّہات المومنین کا مصنف کون ہے؟‘‘ یہاں مسلمانوں کا ذکر کیا ہوا ہے کہ اس وقت کے زمانے میں یہ حالت تھی۔ اور آج کل بھی دیکھ لیں بعض جگہ اسی طرح کے حالات ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: ’’جس پر اس قدر واویلا اور شور مچایا گیا اور آخر کچھ بھی نہ کر سکے‘‘۔ اب جو کچھ ہوا، شور شرابے کے بعد کیا ہوا۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہوئی ہے۔ سب کچھ بھول بھال گئے ہیں۔ جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف وقتاً فوقتاً فتنے اٹھتے رہتے ہیں اور پھر اسلام کے خلاف جو ایک محاذ بنا ہوا ہے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’اس پر بھی کہتے ہیں کہ ذلّت نہیں ہوئی۔ کیا تم تب خوش ہوتے کہ اسلام کا اتنا رہا سہا نام بھی باقی نہ رہتا۔ تب محسوس کرتے کہ ہاں اب ذلت ہوئی ہے!!!۔ آہ! مَیں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو! مَیں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے۔ اسلام پر ذلّت کا وقت آ چکا ہے۔ مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے۔ چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ مَیں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملّتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھا دوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام زیر سورۃ آل عمران آیت 124)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی شان تو قائم ہونی ہے اور احمدیت کے ذریعے سے قائم ہونی ہے۔ گو کہ مخالفین اور دشمن اور جو اسلام کے خلاف ہیں وہ بھی اس وقت پورا زور لگا رہے ہیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتوان ہو جائے گا اس وقت اللہ تعالیٰ اس وعدۂ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی؟‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام زیر سورۃ آل عمران آیت 124)

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو، آپ کی آمد کو دیکھ کے پریشان نہ ہو، تعجب نہ کرو۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کا ساتھ دیں۔

پس ہر احمدی کو بھی چاہئے کہ یہ پیغام بڑے زور سے دنیا کو پہنچائیں، خاص طور پر اسلامی دنیا کو پہنچائیں۔ جن حالات کا نقشہ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام نے کھینچا ہے بعینہٖ وہی حالات ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہر طرف سے مختلف طریقوں سے دجل سے کام لے کر بھی اور طاقت کے استعمال سے بھی مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، اپنی شرائط پر ان سے معاہدے کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پس یہ زمانہ تقاضا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آئے اور وہ اس کی سنت کے مطابق اس کے خاص بندوں کے آنے سے ہی آتی ہے۔ آج یہ دعویٰ بھی موجود ہے۔ مسلمانوں کو بھی اس پر سوچنا چاہئے بجائے اس کے کہ مسلمان ممالک مسیح محمدی کی مخالفت میں کھڑے ہو کر اس کے ماننے والوں پر ظلم ڈھائیں، اس کے ہاتھ مضبوط کریں تا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ سب کو عقل دے اور مسلمان امت پھر اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل کرنے والی ہو جس کا نقشہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یوں کھینچا ہے۔ فرمایا کہ ﴿وَاذْکُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ﴾ (الانفال:27)۔ اور یاد کرو جب تم بہت قلیل تھے اور زمین میں کمزور شمار کئے جاتے تھے اور ڈرا کرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید کی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا تا کہ تم شکر گزار بنو۔ پس یہ شکر گزاری اسی وقت ہو سکتی ہے اور ہم ان نعمتوں کے وارث تبھی ہو سکتے ہیں، پہلوں سے تبھی مل سکتے ہیں، یہ نظارے تبھی نظر آئیں گے جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور اللہ تعالیٰ کی مدد تب نظر آئے گی جب مسیح محمدی کے ہاتھ مضبوط کریں گے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے، سمجھ دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق دے۔ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے ہم ہمیشہ ہر لحہ اور ہر آن دیکھتے چلے جائیں۔ یہ مضمون انشاء اللہ آگے بھی چلے گا۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے درمیان فرمایا: کل انشاء اللہ تعالیٰ مَیں نے یورپ کے سفر پر جانا ہے، اجتماعات اور جلسہ وغیرہ دو تین ملکوں جرمنی، ہالینڈ، بلجیم میں ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنی مدد اور نصرت فرماتا رہے۔ اور ہر لحاظ سے یہ سفر بابرکت ہو۔ اور جس مقصد کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ ہر آن اپنی مدد اور نصرت کے نظارے ہمیں دکھاتا رہے۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپی ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بلجیم میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ، انفرادی و فیملی ملاقاتیں، تقریب آمین۔

ہم وہ قوم نہیں جو صرف نعروں کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھے بلکہ ہم وہ قوم ہیں جنہوں نے تقویٰ کی راہوں پر عملاً چلنا ہے۔

ہر احمدی جو اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے اپنی عبادتوں کی طرف توجہ کرے۔

بلجیم کی جماعت بڑی مخلص جماعت ہے۔آپ لوگ مسجد کے لئے فنڈ اکٹھے کریں اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔

جب مساجد بنیں گی تو انشاء اللہ اس علاقہ میں اور ملک میں بھی جماعت کا تعارف شروع ہو جائے گا۔ (جلسہ سالانہ بلجیم سے اختتامی خطاب)

جماعت احمدیہ بلجیم کی مجلس شوریٰ میں ایجنڈا کی تجاویز اور شوریٰ کے طریق کار سے متعلق نہایت اہم ہدایات۔

(بلجیم میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ :محمود احمد انیس)

03/جون 2006ء بروز ہفتہ:

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح 10 بجے مسجد فضل لندن سے یورپ کے تین ملکی سفر بلجیم، جرمنی اور ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے۔اس موقعہ پر کثیر تعداد میں مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے کے لیے جمع تھے۔روانگی سے قبل جب حضور انور اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے تو لوگوں کی طرف بڑھ کر اپنا دست مبارک بلند فرماتے ہوئے ہر طرف اپنے پیاروں کو سلام کیا۔اجتماعی دعا کروائی اور پھر سفر پر روانہ ہوئے۔11:35 پر یوکے کی بندرگاہ Dover پہنچے جہاں امیر صاحب یوکے نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو الوداع کیا۔اس موقعہ پر الوداع کرنے کے لیے آئے ہوئے تمام احباب کو حضور انور نے مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔Dover سے بذریعہ فیری ڈیڑھ گھنٹے کا سفر کرنے کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق 15.30 پر Calais بندرگاہ پہنچے جہاں فرانس اور بلجیم کے امراء نے جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔یہاں کار پارکنگ میں حضور انور کا قافلہ کچھ دیر کے لیے رکا۔جماعت احمدیہ فرانس کی طرف سے ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔پھر بلجیم کے لیے قافلہ روانہ ہوا۔یہاں سے قافلہ کے ساتھ فرانس اور بلجیم کے امراء صاحبان مع چند جماعتی عہدیداران شامل ہو گئے۔

بلجیم مشن ہاؤس میں آمد اور استقبال

17:35 پر حضور انور بلجیم مشن ہاؤس پہنچے۔مشن ہاؤس میں اھلاً و سھلاً اور دیگر استقبالیہ بینرز لگائے گئے تھے۔جب حضور انور کی گاڑی مشن ہاؤس کے اندر داخل ہوئی تو وہاں پر پیارے آقا کے انتظار میں کھڑے 1100 سے زائد احباب نے پرجوش نعرے لگا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر پیار سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔بلجیم کے مبلغ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب اور چند جماعتی عہدیداران نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔بچوں اور بچیوں نے پاکیزہ ترانے گائے۔اور یا امیر المؤمنیں اھلاً و سھلاً مرحبا کہتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے اپنی مجلس عاملہ کی بعض ممبرات کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کا استقبال کیا۔18:00 بجے حضور مشن ہاؤس کے احاطہ میں جلسہ سالانہ کے لیے لگائی گئی مارکی میں تشریف لائے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھائیں۔

جلسہ سالانہ بلجیم کے انتظامات کا معائنہ

آج بلجیم کے 14 ویں جلسہ سالانہ کا دوسرا روز ہے۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔جب حضور معائنہ فرما رہے تھے تو اس دوران رستہ میں کھڑے مقامی غیر مسلم احباب نے حضور انور کا دیدار کیا جو ایک مجلس سوال و جواب میں شامل ہونے کے لیے یہاں جمع ہوئے تھے۔شعبہ جات کے معائنہ کے بعد حضور مشن ہاؤس میں ہی موجود اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

19:30 پر حضور انور سیر کے لیے مشن ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے اور قریباً 25-20 منٹ سیر کی۔

فیملی ملاقاتیں

واپس تشریف لا کر جرمنی اور کینیڈا سے آئی ہوئی ایک فیملی کو حضور نے ملاقات کا شرف بخشا۔

پھر ڈاک ملاحظہ فرمائی۔رات 22:00 بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد 35 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔حضور نے باری باری سب سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی لوگوں نے اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بنائیں۔حضور نے آخری بچے سے قرآن کریم سننے کے بعد اسے اپنے پاس ہی بٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

4/جون 2006ء بروز اتوار:

صبح 4 بج کر 30 منٹ پر حضور انور نے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر کی امامت کروائی۔اس کے بعد حضور دفتری امور میں مصروف ہو گئے۔16:00 بجے حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر کی امامت کروائی۔

جلسہ سالانہ بلجیم کا اختتامی اجلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جماعت بلجیم کے جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس حضور انور کی زیر صدارت شروع ہوا۔اس اجلاس کی تمام کاروائی MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں بلجیم سے براہ راست Live نشر ہوئی۔تلاوت و نظم کے بعد 16:30 پر حضور انور کا خطاب شروع ہوا جو 17:15 تک جاری رہا۔

حضور انور کا خطاب

حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جب جلسہ منعقد کیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ افراد جماعت کے تقویٰ کے معیار کو بڑھایا جائے۔لوگ تقاریر سنیں، آپس میں ملیں۔مختلف قوموں کے لوگ آپس میں ملیں گے تو احساس ہوگا کہ ہم ایک جماعت ہیں۔ایک دوسرے کے دکھ درد سن کر دعا کی تحریک پیدا ہوگی نیز یہ بھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کریں۔آج ہم میں خدا کا مسیح تو براہ راست موجود نہیں ہے لیکن اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق اس کا قائم کردہ نظام خلافت موجود ہے اب اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جماعت کی ترقی وابستہ کر دی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ میں سے اکثریت ان لوگوں کی اولاد ہے جن کے آباء و اجداد نے احمدیت کے لیے تکالیف اٹھائیں لیکن وہ اپنے ایمان میں ہر دن چڑھنے پر مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔حضرت مسیح موعودؑ سے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے فرمائے تھے انہیں ہم ہر روز نئی شان سے پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔آج احمدیت میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پا کر کئی سعید فطرت لوگ احمدیت میں شامل ہوئے۔اللہ تعالیٰ جماعت کو ایسے لوگ عطا کرتا رہے گا جو نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ کا نعرہ لگانے والے ہوں گے اور وہ تقویٰ کی راہوں پر چلتے رہیں گے۔اگر آپ لوگ جو ان کی اولاد ہیں ان کے نقش قدم پر نہ چلے تو اللہ تعالیٰ اور لوگ لے آئے گا جو تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہوں گے۔لیکن آپ لوگ ان برکتوں سے محروم ہو جائیں گے۔

فرمایا کہ ہم وہ قوم نہیں جو صرف نعروں کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھے بلکہ ہم وہ قوم ہیں جنہوں نے تقویٰ کی راہوں پر عملاً چلنا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات اور تعلیم کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔یہاں پر حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کا جلسہ کے مقاصد کے حوالہ سے اقتباس پیش فرمایا اور فرمایا کہ ہر احمدی کو اپنی پیدائش کا مقصد یاد رکھنا چاہئے۔فرمایا دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں، یہ آنی جانی اشیاء ہیں۔بعض نے دولت کمائی مگر کسی کام نہ آئی۔بعض کے پاس دولت تو ہے مگر صحت استعمال کی اجازت نہیں دیتی، یا اولاد ناخلف اور نافرمان ہے۔پس ہر احمدی کو پہلے اپنی پیدائش کا مقصد یاد رکھنا چاہیے۔دنیا کی نعمتیں تو ملنی ہی ہیں لیکن ان کے بداثرات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔ہر احمدی جو اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے اپنی عبادتوں کی طرف توجہ کرے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نمازوں کی حفاظت اور ان کی ادائیگی کی اہمیت واضح فرمائی اور فرمایا کہ نمازیں باجماعت ادا کریں آپ ستائیس گنا زیادہ ثواب کے حقدار ٹھہریں گے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آخری بیماری میں بھی نماز باجماعت کی کوشش کی۔اس لئے اپنی اور اپنے بچوں کی نمازوں سے غافل نہ ہوں۔

حضور نے اپنے خطاب میں مساجد کی تعمیر پر بھی زور دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے ساتھ ہی مسجد قبا اور مدینہ میں مسجد نبوی بنوائی۔حضرت مسیح موعودؑ بھی ترقی کو مساجد کی تعمیر کے ساتھ مشروط فرمایا کرتے تھے۔فرمایا آپ بھی مساجد کی تعمیر کی طرف توجہ کریں جب مساجد بنیں گی تو انشاء اللہ اس علاقے اور ملک میں بھی جماعت کا تعارف شروع ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ بلجیم کی جماعت بڑی مخلص جماعت ہے۔آپ لوگ مسجد کے لیے فنڈ اکٹھے کریں اور بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں۔جب نیک جذبے سے یہ کام کریں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خدمت خلق ۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں
از صفحہ نمبر 4

بھی حضور کی مہمان نوازی اور اپنے خدام سے محبت اور ان کی خدمت کے لئے ہر پہلو سے اپنے آپ کو پیش کرنے کا آئینہ دار ہے۔

’’شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ماہ رمضان جو کہ سخت سردیوں کے ایام میں آیا اس کے گزارنے کے لئے دارالامان آیا۔ حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کتب خانہ کے انچارج اور مہتمم تھے۔ اور کمرہ متصل مسجد مبارک میں کتب خانہ تھا۔ اور وہیں حکیم صاحب کا قیام تھا۔ خاکسار کے پہنچنے پر حکیم صاحب نے مجھے بھی اسی کمرہ میں ٹھہرنے کی اجازت دے دی۔ خاکسار نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک گوشہ میں بستر لگا لیا۔ اور بہت آرام و لطف سے وقت گزرنے لگا۔ حضرت صاحب ہر نماز کے لئے اس کمرہ سے گزر کر مسجد میں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ سحری کے وقت دروازہ کھلا خاکسار سامنے بیٹھا تھا۔ یہ دیکھ کر کہ حضرت صاحب دروازہ میں کھڑے ہیں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ حضور نے اشارہ سے اپنی طرف بلایا۔ میں جب آگے بڑھا کہ حضور کے دونوں ہاتھوں میں دو چینی کے پیالے ہیں۔ جن میں کھیر تھی۔ حضور نے وہ دونوں پیالے خاکسار کو دیتے ہوئے فرمایا کہ جن احباب کے نام ان پر لکھے ہوئے ہیں دیکھ کر ان کو پہنچا دو۔ میں نے وہ حکیم صاحب کو پیش کئے۔ انہوں نے مسجد میں سے کسی کو طلب کر کے وہ پیالے ان احباب کو پہنچا دیئے۔ جن کے نام سیاہی سے لکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد پھر دروازہ کھلا۔ پھر حضرت صاحب دو پیالے پکڑا گئے۔ وہ بھی جن کے نام کے تھے ان کو پہنچا دیئے گئے۔ اسی طرح حضرت صاحب خود دس گیارہ دفعہ پیالے لاتے رہے۔ اور ہم ان اشخاص کو مہمان خانہ میں پہنچاتے رہے۔ آخر دفعہ میں جو دو پیالے حضور نے دیئے۔ ان میں سے ایک پر حکیم صاحب کا نام اور دوسرے پر میرا نام تحریر تھا۔ حکیم صاحب نے کھیر کھا کر کہا کہ آج تو مسیح کا من و سلویٰ اتر آیا‘‘۔ (سیرۃ المہدی ۔حصہ چہارم۔ (غیر مطبوعہ)۔ صفحہ 501 تا 503)

✲......اسی طرح کا ایک اور واقعہ شیخ غلام نبی صاحبؓ سیٹھی نے بھی بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جب حضور سے ملنے آیا تو میں مہمان خانے میں ٹھہرا ہوا تھا کہ رات کے بارہ بجے دروازے پر دستک ہوئی مَیں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھامے اور دوسرے میں لالٹین لئے کھڑے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے سوچا کہ شاید آپ کو دودھ پینے کی عادت ہو اس لئے میں آپ کے لئے لے آیا ہوں۔‘‘

اللہ اللہ کس شان کا تھا ہمارا آقا!!! آج آپ آج کل کے نام نہاد پیروں اور علماء کو دیکھیں کہ ایک گلاس پانی پینے کے لئے اٹھنا بھی ان پر دوبھر ہے۔ اور میزبانی کروانا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور مہمان نوازی کرنا ان پر گراں گزرتا ہے اور ایک یہ خدا کا مسیح جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے کہ وہ اپنے خدام کے لئے خود دودھ کا گلاس لے کر آتا ہے۔ یہ ہیں وہ اخلاق حسنہ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی عادت بنالی جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69 مطبوعہ ربوہ)

✲......’’پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے۔ اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215۔ جدید ایڈیشن)

✲......خدمت خلق کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مخلوق خدا کے لئے دعا کی جائے۔ اور اس دعا کو اس انتہا تک لے جایا جائے کہ خدا تعالیٰ در قبولیت وا کر دے۔ چنانچہ ہمدردیٔ خلق میں اپنی جان کو اس حد تک گداز کر دینے کی ادا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی تھی۔ چنانچہ ہمیں نظر آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مکّہ کی زمین اپنی وسعت کے باوصف اس قدر تنگ کر دی گئی کہ آپ کو مکّہ سے باہر جا کر ایک وادی میں قیام کرنا پڑا۔ لیکن آپ کی زبان سے کبھی بھی بددعا نہیں نکلی۔ طائف کا واقعہ آپ کو یاد ہو گا جہاں کے اوباشوں نے آپ پر پتھروں کی بارش کر دی لیکن آپ کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکلا جو اس بستی کو تباہ کر دیتا۔ اگر نکلا تو صرف یہ کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ جانتے نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی اپنے آقا کی اتباع میں دعا سے عبارت تھی۔ آپ نے بنی نوع انسان کی جو عظیم الشان خدمت انجام دی ہے ان میں یہ خدمت بھی ہے کہ آپ نے ان کو ایک زندہ خدا کا پتہ دیا۔ دعا کی قبولیت بطور نشان آپ کو عطا ہوئی تھی اور مخلوق خدا کی ہمدردی میں آپ کا دل سوزِ نہاں سے جلا جاتا تھا اور آپ کی روح گداز ہو کر آستانۂ الوہیت پر پگھلتی جاتی تھی۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ طاعون کے ایام بلاء میں آپ خلق خدا کے لئے اس قدر پریشان تھے کہ آپ کی دعا اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ روایت کرتے ہیں: ’’اس دعا میں آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتّہ پانی ہوتا تھا۔ اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے جیسے کوئی عورت دردِزہ سے بے قرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔‘‘

(سیرت مسیح موعود و شمائل و اخلاق حصہ سوم صفحہ 395 مولفہ شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی)

قادیان ان دنوں کشتیٔ نوح بنا ہوا تھا دور و نزدیک سے لوگ آ کر آپ کے گھر میں قیام کرتے کہ خدا نے آپ سے وعدہ کر رکھا تھا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار اور آپ ان کے لئے دعائیں کرتے ان کے علاج کے سامان کرتے۔

✲......مخلوق خدا کی ہمدردی میں ان کے لئے دعاؤں میں گداز ہونے کے بہت سے واقعات ہیں ایک غیر معمولی واقعہ جہاں آپ کی قبولیت دعا کا اعجازی نشان ہے وہاں ایک غریب الوطن طالب علم کے لئے دعا کو اپنی انتہاء تک پہنچا کر خدمت خلق کا ایک نیا باب رقم کرنے کی بھی مثال ہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ لکھتے ہیں کہ:

مکرمی سیٹھ حسن صاحب رئیس یادگیر نے (جو سلسلہ کے ایک مخلص اور پرانے احمدی ہیں) عبدالکریم نامی ایک لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجا۔ اتفاق سے اس کو ایک دیوانہ کتے نے کاٹا۔ اس کو علاج کے لئے کَسَولی بھیجا گیا۔ وہاں سے شفایاب ہو کر جب وہ قادیان میں آیا تو یکا یک اس کی بیماری عود کر آئی اور دیوانگی کے آثار اس پر ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ کا دل اس غریب الوطن کی حالت پر پگھل گیا اور آپ کو دعا کے لئے ایک خاص رِقت پیدا ہوئی۔ عبدالکریم کو بورڈنگ سے نکال کر اس مکان کے ایک حصہ میں رکھا جس میں خاکسار راقم الحروف عرفانی رہتا تھا۔ وہ مکان سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم کا تھا۔ کَسَولی سے بذریعہ تار معلوم کیا گیا تو انہوں نے اسے لاعلاج بتایا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے اس قدر توجہ فرمائی کہ حیرت ہوتی تھی۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ اس کی خبر منگواتے تھے۔ اور اپنے ہاتھ سے دوا تیار کر کے اس کے لئے بھجواتے تھے۔ آپ اس قدر بے قرار تھے کہ کوئی اپنے عزیز کے لئے بھی نہیں ہو سکتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بچا لیا اور وہ اب تک زندہ ہے اور صاحبِ اولاد ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل حضرت اقدس کی تصانیف میں ہے مگر میں اس واقعہ کو دیکھنے والا ہوں۔ یہ نشان میری آنکھوں کے سامنے میرے مکان میں ظاہر ہوا۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اس بے قراری اور اضطراب کا اظہار فرمایا ہے جو اس کے لئے آپ کے دل میں پیدا ہوا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

’’اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابلِ رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتتِ اَعداء کا موجب ہو گی تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 480)

✲......اسی طرح کا ایک اور واقعہ پیش ہے۔ روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور۔

’’میری بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی۔ اور چار لڑکے فوت ہو چکے تھے۔ علاج سے افاقہ نہیں ہوتا تھا۔ میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا میاں زین العابدین! اب تک تم نے اطلاع کیوں نہ دی؟ تم تو میاں بیوی چار سال جہنم میں پڑے رہے۔ مجھے فوراً اطلاع کرنی چاہئے تھی۔ پھر فرمایا کہ مولوی نورالدین صاحب کا علاج کرو بیماری انشاءاللہ ہٹ جائے گی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں اس قابل نہیں، غریب آدمی ہوں، مولوی صاحب کا علاج نہیں کر سکتا۔ فرمایا کیا میرا علاج کرانا چاہتے ہو۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا حضور دعا فرماویں۔ حضرت صاحب دروازہ پر ہی کھڑے ہو گئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شروع کیا۔ فرمایا آپ بھی دعا کریں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ ظہر کی نماز کے بعد سے لے کر عصر کی اذان تک حضور نے دعا کی۔ اور جتنا وقت دعا کرتے رہے روتے رہے۔ آنسو آپ کی ڈاڑھی مبارک سے ٹپک کر کرتہ پر پڑتے رہے۔ میں تو تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا۔ اور دل میں سوچنے لگا کہ کیوں میں نے حضور کو اس قدر تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا۔ مگر حضور کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ خیر حضور نے دعا ختم کی اور فرمایا تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ اور اٹھرا کی بیماری دور ہو گئی ہے۔ اس حمل میں لڑکا ہو گا۔ آپ کی بیوی کی شکل اور بچہ کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی۔ اور آپ کوئی فکر نہ کریں۔ .... دو چار سال بعد دریافت کیا کہ میاں زین العابدین کیا اولاد ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور اب تو اولاد ہو رہی ہے۔ اور حضور کی دعا کا ہی نتیجہ ہے۔ فرمایا ہم نے کب دعا کی تھی۔ ہمیں تو یاد نہیں۔ اس پر میں نے یاد دلایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کے بعد اب تک میرا کوئی بچہ فوت نہیں ہوا۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں زندہ موجود ہیں۔‘‘

(روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ۔ رجسٹر روایات نمبر 11۔ صفحہ 61 تا 63)

اے درخت وجود محمدی کی سرسبز شاخو! آج خدا نے تم کو کھڑا کیا ہے کہ تم مخلوق خدا کی ہمدردی میں اس اسوۂ حسنہ کو پھر زندہ کرو جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہے۔ آج ضرورت ہے اس بات کی تمہارے دل مخلوق خدا کی محبت میں گداز ہوں اور تم اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرو۔ تمہارے وجود کے ذرّہ ذرّہ سے اس بات کی خوشبو پھوٹے کہ ہم ہیں وہ لوگ جن سے آج خدمت خلق کے دروازے کھلے ہیں۔ ہم ہیں وہ خدام مسیح موعود علیہ السلام جن سے دنیا نے محبت کے قرینے سیکھنے ہیں۔ ہم ہیں وہ خدام مہدی جو امن کے پیامبر ہیں اور دنیا کو امن کا پیغام دیتے ہیں۔

✲......حضرت مسیح موعو علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے۔

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

یادرکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔نہیں۔ **مَیں کہتا ہوں کہ تم خداتعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔** مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔......یاد رکھو کہ خداتعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ)..........پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یادرکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔﴿ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾(الدھر:9) وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خداتعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔ اس لیے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خداتعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 218-219 مطبوعہ ربوہ)

❁ ......’’اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ .... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کر، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

بقیہ: رپورٹ دورہ یورپ از صفحہ نمبر 8

گے تو یہی روشن مینار اسلام کی روشن تعلیم کو بکھیرنے والے ہوں گے۔ حضور نے قول و فعل میں یک رنگی، نرم دلی، باہم محبت اور جذبات پر کنٹرول رکھنے وغیرہ امور کی طرف بھی توجہ دلائی۔

اس موقعہ پر حضور نے عورتوں کو بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آئندہ نسلوں نے آپ سے تربیت لے کر پرورش پانی ہے۔ اس لیے اگر عورتوں کے نیکی، تقویٰ کے معیار بلند ہوں گے تو موجودہ اور آئندہ نسلیں سب ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس لیے اپنی اگلی نسل کو یورپ کی نام نہاد آزادی سے بچائیں۔ بچوں کو گھر میں توجہ دیں کہ وہ اسلامی تعلیم سیکھیں۔ صرف یورپ آنے پر خوش نہ ہوں۔ یہ جو آپ لوگوں پر فضل ہے یہ بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

آخر پر حضور نے شکر کی عادت اپنانے کی نصیحت فرمائی۔ خطاب کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر جلسہ کی حاضری کا جائزہ پیش کرنے کے بعد کچھ دیر حاضرین کو نعرے وغیرہ لگانے کا موقعہ عطا فرمایا۔ پھر سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرما کر مردانہ جلسہ گاہ سے کچھ دیر کے لئے لجنہ مارکی میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور کی خدمت میں احمدیت کے پاکیزہ ترانے اور نظمیں پیش کی گئیں۔

مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ بلجیم

لجنہ مارکی سے واپس آ کر حضور انور نے جماعت بلجیم کی مجلس شوریٰ کو اس سال کی شوریٰ میں پیش ہونے والی حسب ذیل دو تجاویز پر ہدایات سے نوازا۔ (1) فجر کی نماز مسجد یا نماز سنٹر میں ادا کرنے کی عادت ڈالنا (2) تبلیغ کے لیے مرکز سے موصولہ ٹارگٹ کی 12 جماعتوں میں تقسیم۔

فرمایا: شوریٰ کا عموماً طریق یہ ہوتا ہے کہ ایجنڈے کی ایک تجویز پر غور کرنے کے لیے سب کمیٹیاں اپنی رائے قائم کر کے اپنی سفارشات تیار کرتی ہیں اس پر پھر House میں بحث اور ووٹنگ ہوتی ہے۔ سب کمیٹی کی رپورٹ بنیاد ہے اگر کسی کو سب کمیٹی کی رائے سے اختلاف ہو تو وہ پھر تجویز کے متبادل الفاظ پیش کرے گا ورنہ اس کا اختلاف خودبخود رد ہو جائے گا۔ ترمیم کی پہلے ووٹنگ ہوتی ہے پھر سب کمیٹی کی رائے پر ووٹنگ ہوتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھیں آپ نے مشورہ دینا ہے فیصلہ خلیفۂ وقت نے کرنا ہے۔

اگر سب کمیٹی کی سفارشات کو مثلاً 38 میں سے ایک رد کرتا ہے تو خلیفۂ وقت بعض اوقات اکثریت کی رائے کو چھوڑ کر صرف ایک شخص کی معقول رائے کو ترجیح دیتا ہے۔ مرکزی مجلس شوریٰ میں کسی نظارت کی رائے کے بالمقابل دیگر نمائندگان کی رائے میں وزن ہو تو بعض اوقات خلیفۂ وقت نظارتوں کی رائے کو رد کر دیتا ہے اور دیگر نمائندگان کی رائے کو معقول سمجھتے ہوئے قبول کر لیتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مجلس شوریٰ کے لیے منتخب نمائندگان ایک سال کے لیے نمائندہ ہوتے ہیں۔ ان کا کام مجلس شوریٰ کے ختم ہو جانے کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتا۔

شوریٰ کی تجویز نمبر 2 کہ 12 جماعتوں کو تبلیغ کے لیے 50 بیعتوں کا ٹارگٹ ہو۔ اس سلسلہ میں فرمایا آپ لوگوں کو پہلے مجھے یہ بتانا چاہیے تھا کہ پہلے کیا کمیاں رہ گئی ہیں اور اب یہ ٹارگٹ کیسے حاصل کیا جائے۔ اسائلم سیکرز یا دوسری قومیتوں کے افراد سے رابطہ کے لیے ضرورت کے مطابق لٹریچر تیار ہو، تبلیغ کا کیا طریق ہو۔ ہر جماعت کتنے داعیان تیار کرے، پہلے کتنا لٹریچر موجود ہے اب مزید کتنا چاہیے۔ آپ لوگوں نے ایسا نہیں کیا۔

فرمایا شوریٰ میں جو بحث ہو اس کی دونوں شکلیں مجھے بھجوایا کریں کہ اس کے حق میں کتنے ہیں اور مخالفت میں کتنے۔ پھر میں دیکھوں گا کہ کثرت کی رائے مانوں یا دوسروں کی۔

حضور نے مزید فرمایا کہ اگر کسی سب کمیٹی میں کوئی شخص مجلس عاملہ کا نمائندہ ہے تو وہ مجلس عاملہ کی نمائندگی کرے گا۔ مخالفت میں بات نہیں کر سکتا کیونکہ وہ وہاں پر امیر کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے جو discussion کرنی ہے وہ عاملہ میں کر لیں اور عاملہ کو ایک بات پر متفق ہو جانا چاہئے لیکن اگر کوئی عاملہ ممبر سب کمیٹی میں نمائندہ ہے تو وہ عاملہ کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے۔ یہ قاعدہ جماعتوں کی چونکہ ابھی تربیت ہو رہی ہے اور بعض پوری طرح میچور نہیں ہوئیں اس لیے اسے رکھا ہوا ہے ورنہ مرکز میں انجمنوں کے لحاظ سے یہ قاعدہ نہیں ہے۔ جو رپورٹ پیش ہوتی ہے وہ سب کمیٹی کی ہوتی ہے پورے House کی نہیں ہوتی اس لیے سب کمیٹی ایسی بنایا کریں جس میں ایسے لوگ شامل ہوں جو اس معاملہ میں رائے دینے کی اہلیت رکھتے ہوں اگر سب کمیٹی یا شوریٰ کی رائے عاملہ کی رائے سے مختلف ہو تو پھر آپ کو اسے بھی ایک شکل دینی پڑے گی اور یہ بتانا پڑے گا کہ عاملہ کی یہ رائے تھی اور سب کمیٹی کی یہ رائے ہے لیکن عاملہ کے ممبران کی تعداد چونکہ زیادہ ہے اس لیے majority ووٹ اس کے حق میں ہیں لیکن شوریٰ کی رائے اس سے مختلف ہے۔ اس لیے دونوں طرف کی تجویزیں خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوں گی اور پھر وہ خود فیصلہ کریں گے۔

یہاں پر تحریک جدید کے Rules and Regulations میں سے قاعدہ نمبر 421 کا بھی ذکر ہوا۔ (حضور کی خدمت میں قواعد تحریک جدید کی کتاب پیش کی گئی)۔ قاعدہ کے الفاظ یہ ہیں:

Member of the Majlis ' Amila shall not have the right to vote or speak against the opinion formed by the Majlis 'Amila concerning any proposal on the agenda of the Majlis Shura.

فرمایا میرے سامنے تو ایجنڈے کی تجاویز آنی چاہئیں تاکہ دیکھوں کہ ان میں مزید improvement کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اور ان تجاویز پر عاملہ میں ڈسکشن کے لیے ایک تاریخ مقرر کرنی چاہیے اور اس سے پہلے آنے والی تجویزیں ہی شوریٰ میں پیش کرنے کی غرض سے عاملہ میں discuss ہونی چاہئیں۔ بعد میں آنے والی تجاویز پھر زیرغور نہیں آئیں گی۔ عاملہ نے یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ فلاں فلاں تجاویز آئی ہیں اور ان میں سے کون کون سی تجویز شوریٰ میں رکھنے کے قابل ہیں اور کون کون سی نہیں۔ پھر ان تجاویز پر مشتمل ایجنڈا مجھے بھجوائیں۔ لیکن آپ لوگوں نے تو عاملہ کی تجاویز کی منظوری بھی مجھ سے نہیں لی۔

حضور نے ان تجاویز پر فرمایا کہ خلیفۂ وقت کو مجلس شوریٰ سے پہلے اس کی تجاویز کا ایجنڈا بھجوا کر منظوری حاصل کرنی چاہیے۔ بعض اوقات ایجنڈے میں مَیں خود بھی کوئی تجویز شامل کر دیا کرتا ہوں۔ اس لیے سب سے پہلے تجاویز کے لیے جماعتوں کو ایک وقت دیا کریں کہ فلاں وقت تک تجاویز اکٹھی ہوں گی اور پھر موصولہ تجاویز مجلس عاملہ کی سفارش کے ساتھ خلیفۂ وقت کو بھجوائی جائیں۔ لیکن آپ لوگوں نے یہ نہیں بھجوایا۔ حضور نے فرمایا تحریک جدید کے Rules and Regulations میں حسب ضرورت بعض جگہ میں نے ترامیم بھی کروائی ہیں۔ یہ بات بھی اگر ان میں پہلے سے درج نہیں تو اب شامل کر لیں گے۔ شوریٰ کے انعقاد سے پہلے اس کا ایجنڈا خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیج کر اس کی منظوری لیا کریں۔ (بعض ملکوں کو تو یہ ہدایت بھجوائی ہوئی ہے۔ باقیوں کے لیے اسے قواعد میں شامل کرنا چاہیے۔) ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں کے ایجنڈے ان کی تنظیموں کے صدران منظور کر سکتے ہیں۔

فرمایا آپ یہ تجاویز دوبارہ مجھے بھجوائیں اس رپورٹ کو میں منظور نہیں کر رہا۔

حضور انور کی ان ہدایات کا سلسلہ 17 بج کر 10 منٹ تک جاری رہا۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

17:30 پر انفرادی اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو رات سوا دس بجے تک جاری رہا۔ اس دوران 25 افراد نے گروپس کی صورت میں جبکہ 63 فیملیز کے 280 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں سے فارغ ہو کر حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازوں کی امامت کروائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁❁❁❁

watch MTA live
audio and video broadcast
❁❁❁
Weekly sermons in Urdu / English
❁❁❁
Questions & Answers and much much more
❁❁❁
Now you can buy Ahmadiyya Islamic Books, Audio / Video on line using Master Card or Visa
❁❁❁
Visit our official website
www.alislam.org

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

رکھیں۔لیکن یہ بغیر اللہ کے فضلوں کے نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ اس کا ذکر کرنا ہے اس کو یاد رکھنا ہے۔پس اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی اس کی عادت ڈال دیں۔پس ہمیں چاہیئے کہ اس نعمت کی قدر کریں، اللہ سے مدد مانگیں، توبہ و استغفار کرتے ہوئے ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہیں تا کہ حقیقت میں اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا:اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہوئے اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ بن جائیں اور اللہ کا قرب پانے والے ہوں اور یہ جلسے کے دن حقیقت میں سب میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔ان دودنوں کو خاص طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔جس کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں

بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور مشن ہاؤس ''بیت المقیت'' تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج جماعت نیوزی لینڈ کی اٹھائیس فیملیز کے ایک سوستر ہ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

نیوزی لینڈ کے اس دور دراز ملک میں آباد یہ فیملیز آج اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے مل رہی تھیں۔ بچے، بچیاں چھوٹے بڑے سبھی خوبصورت، صاف ستھرے لباس پہن کر آئے تھے۔ ان کے لئے سالہاسال کے بعد یہ مبارک اور برکتوں والا دن آیا تھا جو ان کے لئے کسی عید سے کم نہ تھا۔ان کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خوشی کے یہ مبارک لمحات دائمی بنادے اور یہ برکتیں ہمیشہ کے لئے ان کی زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔

چلڈرن کلاس

ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد مردانہ جلسہ گاہ میں چلڈرن کلاس کا انعقاد ہوا جس میں واقفین نو بچے اور بچیاں بھی شامل تھیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ شازیہ انور نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔اس کے بعد عزیزہ لبنیٰ اقبال نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا ترجمہ اور تشریح بھی پڑھ کر سنائی۔

بعدازاں عزیزمدثر احمد خاں نے دشمن قوم سے بچاؤ کی دعا کا ترجمہ اور تشریح پیش کی۔جس کے بعد عزیزہ خولہ بشیر خاں نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے برا سمجھے
خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزہ عافیہ یٰسین نے ''خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو'' کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔جس کے بعد عزیزہ مہ پارہ عطرت خاں نے نیوزی لینڈ کی تاریخ پر ایک پروگرام پیش کیا۔عزیزہ ملیحہ سہراب نے نیوزی لینڈ کے جغرافیہ کے بارہ میں بتایا اور عزیزہ فائزہ اقبال نے قادیان کے عنوان پر پروگرام پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم ارسلان رانا نے ''تعلیم کی اہمیت'' اور مہوش اقبال نے 'رمضان' کے عنوان پر تقریر کی۔اور عزیزہ مریم صادق نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے عنوان پر تقریر کی۔

عزیزہ شاہ زیب احمد نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن'' اور عزیزم محسن اقبال نے ''مساجد کی اہمیت'' اور عزیزہ رضوانہ شہیدہ نے ''صفائی کی اہمیت'' کے عناوین پر تقاریر کیں۔جس کے بعد عزیزہ خالدہ انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا الہام پیش کیا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور بتایا کہ کس طرح یہ الہام نیوزی لینڈ کی سرزمین پر بھی پورا ہوا۔

بعد ازاں عزیزم طائف احمد ہزاری نے حضرت اقدس مسیح موعود کا الہام ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' پیش کیا۔ آخر پر بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ ؏

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ

کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ان اشعار کا ترجمہ عزیزم مبین انور نے پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ چلڈرنز کلاس کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

6رمئی 2006ء بروز ہفتہ:

صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے ''بیت المقیت'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

استقبالیہ تقریب میں شرکت

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ تشریف لائے جہاں جماعت نے حضور انور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔اس تقریب میں 91 مہمان شامل ہوئے جن میں ممبر پارلیمنٹ Hon. George Hawkins۔ممبر پارلیمنٹ ولیڈر آف موری (Mori) پارٹی Hon. Dr. Pita Sharples۔ ممبر پارلیمنٹ Hon. Pita Pareone۔ چیف کمشنر ہیومن رائٹس کمیشن Mrs. Rosslyn Noonan۔ موری (Mori) چیف Mr. Maurice Wilson۔ آک لینڈ ڈسٹرکٹ پولیس کمشنر Mr. Bruce Bird اور ممبر پارلیمنٹ و نمائندہ پرائم منسٹر نیوزی لینڈ Hon. Ashraf Chaudhry شامل تھے۔اس کے علاوہ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں ڈاکٹرز، Lawyers، پروفیسرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

تقریب کے آغاز میں مکرم محمد سہراب احمد صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعت نیوزی لینڈ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا مختصر تعارف پیش کیا۔

اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ اشرف چوہدری صاحب نے وزیراعظم نیوزی لینڈ کی طرف سے حضور انور کو نیوزی لینڈ آمد پر خوش آمدید کہا۔موصوف نے کہا کہ آج مجھے بہت خوشی ہے کہ ہمارے پرائم منسٹر اور منسٹر آف ایتھنک افیئرز (Ethinic Affairs) نے حضور انور کے لئے خوش آمدید کا پیغام بھیجا ہے اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔

موصوف نے کہا کہ وہ حضور انور کو فیصل آباد یونیورسٹی سے جانتے ہیں جن سالوں میں حضور نے وہاں تعلیم حاصل کی انہی سالوں میں مَیں نے وہاں تعلیم حاصل کی۔موصوف نے کہا کہ میں احمدیہ کمیونٹی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔میرے بہت سے دوست احمدی ہیں۔آپ کی کمیونٹی بہت پرامن اور ہر ایک سے ہمدردی اور خیر خواہی رکھنے والی کمیونٹی ہے۔میں لندن میں قیام کے دوران آپ کی مسجد میں جاکر جمعہ پڑھا کرتا تھا۔

آخر پر موصوف نے ایک بار پھر اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور لندن سے یہاں ہمارے پاس آئے ہیں۔آخر پر انہوں نے کہا کہ میں موری قبیلے کی طرح حضور انور کو تین بار خوش آمدید کہتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ اشرف چوہدری صاحب کے استقبالیہ ایڈریس کے بعد تلاوت قرآن کریم ہوئی (جو کسی وجہ سے آغاز میں نہ ہوسکی تھی) اور اس کا انگریزی اور فجین زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔حضور انور نے فرمایا اس دور میں اسلامی تعلیمات کے بارہ میں جو پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے اور بعض انتہا پسند افراد جو عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش کررہے ہیں اس کی بنیاد پر یہ عام خیال کیا جاتا ہے کہ اسلامی تعلیم ایسی ہی ہے۔حالانکہ اس میں قطعاً کوئی سچائی نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف اسلام امن وسلامتی کا پیغام دیتا ہے اور قرآن کریم اس بارہ میں بڑا واضح حکم دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارے عقیدہ کے مطابق قرآن کریم وہ کتاب ہے جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی اور اوّل آپ نے خود اس کی پاک تعلیم پر عمل کیا اور پھر دوسروں سے بھی اس پر عمل کروایا۔قرآن کریم میں گھریلو تعلقات سے لے کر بین الاقوامی تعلقات بہتر بنانے کے بارے میں تفصیلی احکامات ہیں کہ کس طرح مختلف اقوام میں امن اور باہمی رواداری پیدا ہوسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب میں ان احکامات میں سے چند مثالیں پیش کروں گا۔حضور انور نے سورۃ نساء کی آیت نمبر 37 پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ کس طرح ماحول میں امن قائم کیا جاسکتا ہے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی جاسکتی ہے، قرآن کریم نے اس بارہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے۔ جب اخلاص کے ساتھ عبادت کی جائے گی تو اس کے نتیجے میں اس کے حکموں پر عمل بھی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: خدا کے بعد جو تمہاری بچپن سے لے کر جوانی تک کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں وہ تمہارے والدین ہیں۔ان کی خدمات کا صلہ کس طرح دیا جاسکتا ہے اس کے لئے قرآن کریم ان سے احسان کا سلوک کرنے کے لئے حکم دیتا ہے۔ احسان کیا ہے؟ کسی کے ساتھ اس سے زیادہ نیکی کرنا جو اس نے تمہارے ساتھ کی ہے۔ پھر بات یہاں ختم نہیں ہوتی والدین کے بعد قریبی رشتہ دار ہیں ان سے نرمی سے پیش آنا کسی قسم کا دکھ، تکلیف نہ دینا بلکہ اگر کبھی ان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو معافی اور درگزر سے کام لینا تا کہ سوسائٹی میں امن رہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر سوسائٹی میں ایک طبقہ یتیموں کا ہے۔ ان کی دیکھ بھال اور صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ وہ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں گے اور معاشرہ کا مفید وجود بن سکیں گے۔ اگر اس طبقہ کی طرف توجہ نہ دی جائے تو بہت تکلیف دہ حالات سامنے آتے ہیں اور یہ بچے برائی کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: معاشرہ میں ایک طبقہ غرباء کا ہے اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ دنیا میں جو بڑے انقلاب آئے ہیں ان کا سبب یہی ہے کہ غریبوں کا خیال نہیں رکھا گیا اور ان کی طرف سے امراء کے خلاف شدید ردعمل پیدا ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ہمسائے ہیں خواہ رشتہ دار ہوں یا اجنبی ہوں تمہاری ذمہ داری ہے کہ ان کا خیال رکھو۔ ان کے حقوق ادا کرو۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی تاکید فرمائی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا کہ جس طرح مجھے تاکیدی حکم دیا گیا ہے تو میں نے خیال کیا کہ ان کو وراثت میں حصہ دے دیا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر ہمسایہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمسایہ صرف وہ نہیں جو ساتھ والے گھر میں رہتا ہو بلکہ ہمسائیگی کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ تمام ماحول کو اس میں شامل فرمالیا۔ اب اگر ہر کوئی اس تعلیم کی روشنی میں ایک دوسرے کا خیال رکھے تو معاشرہ میں کسی قسم کی بدامنی پیدا ہی نہ ہو۔ ہر ایک اپنے ہمسائے کا خیال رکھے تو بین الاقوامی امن قائم ہوسکتا ہے۔ پھر قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ صرف دوستوں کا ہی خیال نہ رکھا کرو بلکہ جو پہلی دفعہ بھی ملے، سفر کرتے ہوئے اس کا حق بھی ادا کرو۔ پھر جو تمہارے ماتحت ہیں ان سے نرمی کا سلوک روا رکھو۔ کبھی بھی زیادتی نہ کرو ورنہ تم خدا کی نظر میں ظالم اور متکبر بن جاؤ گے۔ پس یہ وہ بنیادی ضابطہ عمل ہے جو اسلام ہمیں دنیا میں آپس کے تعلقات، محبت، امن، بھائی چارہ اور رواداری قائم کرنے کے لئے دیتا ہے۔

حضور انور نے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 14 بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔حضور انور نے فرمایا بعض ممالک اور قومیں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتے ہیں، کبھی قبائلی نظام کی بنیاد پر اور کبھی رنگ ونسل کی بنیاد پر۔فرمایا یادرکھو کسی کے قابل احترام اور معزز ہونے کے لئے یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ تم میں سے بہتر وہی ہے جو اچھے کام کرتا ہے اور خدا سے اس کا ایک تعلق ہو۔تقویٰ پر قائم ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں ہمیں یہ تعلیم دی کہ کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہ ہے۔ہم دنیا میں صرف اسی صورت میں امن قائم کر سکتے ہیں کہ اگر ہم اس نصیحت کو یادرکھیں اور اس نصیحت کا خیال رکھا جاتا تو آج مختلف افریقن ممالک میں بعض اقوام کے شدید ردعمل کے واقعات نہ ہوتے۔اسلام جو تعلیم دیتا ہے اس پر چل کر ہی دنیا میں امن بھائی چارہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا تعلقات انسانی کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے جو اہم تقاضے ہیں وہ باہمی مساوات اور صحیح اور سچا انصاف ہیں۔

حضور انور نے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔حضور انور نے فرمایا اگر دنیا میں اس آیت میں بیان فرمودہ تقاضوں کے مطابق مساوات و انصاف کو قائم کیا جائے تو پھر اس کے نتیجہ میں امن کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔حکم تو یہ ہے کہ اگر قریبی رشتہ دار کے خلاف بھی گواہی ہو تو جھوٹ نہ بولو۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ دنیا کی تاریخ پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جنگ عظیم اول کی وجہ انصاف کی کمی تھی۔ایک قوم نے یا چند قوموں نے مل کر ظلم کیا اور غریب قوموں کے حقوق تلف کئے۔بظاہر لیگ آف نیشنز بنائی گئی لیکن انصاف نہ ہوا۔جس کے نتیجہ میں دوسری جنگ عظیم ظہور میں آئی اور اس کے بعد سے اب تک یہی حال ہے۔معصوم لوگوں کو امن کے نام پر دکھ دیا جارہا ہے۔کیا یہی انصاف ہے کہ ایک ملک تو ہر قسم کے مہلک ہتھیار رکھے اور دوسروں کو اجازت نہ دے پھر جب جنگ ہوتی ہے تو اس میں انتہائی بے دردی سے بمباری کر کے عامۃ الناس کو مارا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اب آئیں دیکھیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا کیا حال تھا، کیا عمل تھا، کیسے آپ نے انصاف کے اعلیٰ تقاضے پورے فرمائے۔آپؐ کے سامنے ایک یہودی اور مسلمان کا جھگڑا لایا گیا اور آپؐ نے باوجود اس کے کہ یہودی قوم نے ہمیشہ آپ کو دکھ اور تکلیف دی اور آپؐ کے خلاف منصوبے بنائے۔ اس یہودی کا حق مسلمان سے واپس دلوایا۔

پھر ابتدائے اسلام میں جو جنگیں ہوئیں وہ سب کی سب دفاعی تھیں۔ جب آپؐ جنگ کے لئے اسلامی لشکر کو روانہ فرماتے تو ان کو بڑی واضح ہدایات دے کر بھیجتے ان میں سے چند ایک یہ ہوتیں کہ معصوم لوگوں کو ہرگز نہ مارا جائے۔عبادت گاہوں کو مسمار نہ کیا جائے۔ جو صلح کرے اس کو نہ مارا جائے۔اسی طرح مفتوح قوم کو اسلام کا پیغام دیا جائے اور وہ بھی نرمی سے نہ کہ جبر سے اس کو قبول کرنے پر مجبور کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ کن حالات میں آپ کو مکہ سے نکالا گیا ظلم و جبر کی انتہاء کی گئی۔ مردوں کو اور عورتوں کو بڑے ظالمانہ طریق سے قتل کیا گیا۔ لیکن تاریخ نے یہ بھی دیکھا کہ جب آپ ﷺ فاتح بن کر مکہ میں داخل ہوئے تو عام معافی کا اعلان کیا گیا۔کسی ایک کو بھی زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا گیا۔سخت ترین دشمن عکرمہ بن ابوجہل کو بھی باوجودیکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔غیر مشروط طور پر معاف کردیا۔اس طرح کا انصاف قائم کرنا ایک بہت مشکل امر ہے اور یہ قرآن کریم کی تعلیم کہ کسی کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دور نہ کردے پر عملی گواہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر میں یہ کہوں گا کہ یہ ہے اسلام کی نہایت پیاری تعلیم جو مختلف پہلوؤں اور مثالوں سے آپ کے سامنے بیان کی گئی ہے۔لیکن آج کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اسلام اور اس کی تعلیم کے نام پر ایسے کام کررہے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور پھر دوسری طرف جو لوگ ہیں اور جو میڈیا ہے وہ بھی انصاف کے تقاضوں کو چھوڑ چکا ہے اور انصاف کا نام بھی نہیں رہا۔ آجکل طاقتور اقوام امن و انصاف کے نام پر دوسرے ملکوں پر جنگ مسلط کررہی ہیں جیسا کہ آجکل عراق کے ساتھ ہورہا ہے اور ایران کے ساتھ بھی وہی کئے جانے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ اگر انصاف قائم کرنا ہے تو اس کے لئے تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ اللہ کا خوف کرنا ہوگا۔ انصاف وہی ہے جو پوری سچائی سے کیا جائے۔اس کے بغیر کبھی بھی سچا امن نصیب نہ ہوگا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ انصاف کے نام پر جو ظلم روا رکھا جارہا ہے اس سے تیسری جنگ عظیم سامنے نظر آرہی ہے۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ ایسا نہ ہو اللہ سب کو سمجھ اور عقل دے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس خطاب کے بعد دعا کروائی۔ کھانے کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ممبران پارلیمنٹ سے گفتگو فرماتے رہے۔تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ و نمائندہ پرائم منسٹر نیوزی لینڈ اشرف چوہدری صاحب اور ممبر پارلیمنٹ و لیڈر آف موری (Mori) پارٹی Hon. Dr. Pita Sharples کو شیلڈ عطا فرمائیں۔ اسی طرح چیف کمشنر ہیومن رائٹس کمیشن Mrs. Rosslyn Noonan کو بھی حضور انور نے ایک شیلڈ عطا فرمائی۔

اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام مہمانوں سے ملے اور گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

ان آنے والے مہمانوں میں پروفیسر Clement Lindley Wragge کا ایک پوتا Stewirt Wragge اور ایک پوتی Catherine Wragge بھی شامل تھے اور ان دونوں کو خصوصی طور پر تلاش کر کے آج کی اس تقریب کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔

پروفیسر Clement Wragge

پروفیسر Clement Lindley Wragge کا تعارف یہ ہے کہ یہ غیر معمولی قابلیت اور جرأت کے انسان تھے۔ انگلستان جہاں پیدا ہوئے وہاں Law Navigation Meteorology میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور موسمیات اور علم ہیئت (Astronomy) کے میدانوں میں اپنا لوہا منوایا۔آسٹریلیا میں بھی لمبا عرصہ قیام کیا وہاں آپ کو ایک اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔

آپ ہندوستان کے سفر کے دوران قادیان بھی آئے اور 12رمئی اور 18رمئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دوبار ملاقات کی۔اس ملاقات میں ان کے ساتھ ان کی بیوی اور چھوٹا لڑکا بھی تھا۔ پروفیسر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے مختلف سوالات کئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے ان کے جوابات عطا فرمائے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ملفوظات میں ان دونوں ملاقاتوں کا تفصیل سے ذکر ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ جو ان پروفیسر صاحب کو اپنے ساتھ لائے تھے نے بھی اپنی کتاب ''ذکر حبیب'' میں پروفیسر Wragge کا حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے ملاقات کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

پہلی ملاقات میں پروفیسر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کیا کہ میں اور میری بیوی آپ کی ملاقات کو موجب فخر سمجھتے ہیں۔جس کے جواب میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا میں آپ کی ملاقات سے بہت خوش ہوں۔اس کے بعد پروفیسر صاحب اپنے مضامین اور تحقیق کے حوالہ سے مختلف سوالات عرض کرتے رہے اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ جوابات عطا فرماتے رہے۔

ہندوستان کے اس سفر کے بعد آپ نیوزی لینڈ چلے گئے تھے۔بعد میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ سے آپ کی خط وکتابت رہی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب پروفیسر ریگ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ پروفیسر بعد میں احمدی ہوگیا تھا اور مرتے دم تک اس عقیدہ پر قائم رہا اور اس کے خطوط میرے پاس آتے رہے۔

گزشتہ دو تین مہینوں میں جماعت آسٹریلیا اور جماعت نیوزی لینڈ نے پروفیسر صاحب کے عزیزوں اور اولاد کو تلاش کرنے کے بارہ میں بہت تحقیق کی ہے۔ جماعت آسٹریلیا نے نیوزی لینڈ میں اس گھر کا پتہ لگا لیا جہاں پروفیسر مرحوم رہا کرتے تھے۔ پھر ان کی تصاویر بھی حاصل کرلیں۔اس قبرستان اور قطعہ کا بھی پتہ لگا لیا جہاں یہ مدفون ہیں۔ان معلومات کی بناء پر جماعت نیوزی لینڈ نے مزید تحقیق کی اور بالآخر 1922ء کے بعد جو پروفیسر صاحب کی وفات کا سال ہے یعنی 84 سال بعد ان کے پوتے اور پوتی Grand Son اور Grand Daughter سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہوگئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے مل کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا آپ دونوں میرے دفتر آجائیں میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں اور باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ قریباً نصف گھنٹہ تک حضور انور ان سے گفتگو فرماتے رہے اور صدر صاحب جماعت نیوزی لینڈ سے تفصیل دریافت فرمائی کہ ان کو کس طرح تلاش کیا گیا ہے۔ اس پر صدر صاحب نیوزی لینڈ نے بتایا کہ ان کے بارہ میں جماعت آسٹریلیا کی طرف سے ہونے والی تحقیق ملنے پر ہم نے یہاں پر Astronomical Society سے رابطہ کیا اور ان کے خاندان کے بارہ میں دریافت کیا۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ آپ Birkenhead Historical Society سے رابطہ کریں۔ چنانچہ ہم نے ویب سائٹ پر اس سوسائٹی سے رابطہ کیا اور پروفیسر Wragge کے عزیزوں کے بارہ میں دریافت کیا اور اپنا تعارف کروایا کہ احمدیہ کمیونٹی نیوزی لینڈ کا صدر ہوں اور ہم پروفیسر ریگ کے عزیزوں کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ اس پر ان دونوں نے بذریعہ ای میل رابطہ کیا۔ اس طرح ہمارا ان سے رابطہ قائم ہوگیا۔

حضور انور نے ان دونوں سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کے دادا احمدی تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ ان دونوں نے بتایا کہ ہمیں علم ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ پروفیسر صاحب کی ایک بیوی انڈیا سے تھی جو ہماری دادی ہے لیکن ہم اپنی دادی سے نہیں مل سکے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے دادا کے پاس احمدیت کا لٹریچر تھا اور کچھ کتب وغیرہ تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی کچھ کتب وغیرہ میوزیم میں موجود ہیں۔ چونکہ یہ پروفیسر صاحب سائنٹسٹ تھے اس لئے ان کی کتب وغیرہ اور دیگر مسودات کو ایک میوزیم میں رکھا گیا ہے۔ان کی بعض چیزیں آگ لگ جانے کی وجہ سے ضائع بھی ہوگئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پروفیسر صاحب کی آسٹریلین بیوی سے سات بچے ہیں۔ ہم دونوں کا باپ انڈین بیوی سے تھا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کبھی اپنے دادا کی قبر پر گئے ہیں جس پر ان کی پوتی نے بتایا کہ میں دو سال قبل گئی تھی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے دادا نے آپ کو کبھی احمدیت کی دعوت دی۔ جس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ ہم اتنا جانتے ہیں کہ وہ بہت نیک سیرت اور بالکل جدا اور مختلف آدمی تھا اور اس نے اسلام قبول کیا تھا۔

حضور انور ازراہ شفقت ان سے مختلف باتیں دریافت فرماتے رہے۔ آخر پر حضور انور نے ان دونوں کو کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی' ان کے نام لکھ کر اور اپنے دستخط کر کے دی اور فرمایا آپ اس کو پڑھیں آپ کو اسلام کے بارہ میں پتہ چلے گا۔ ان دونوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔اس کے بعد کیتھرین ریگ (Catherine Wragge) حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا سے بھی ملیں۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے Stewirt Wragge اپنی ہمشیرہ کے انتظار میں بعض احباب کے ساتھ کھڑے تھے۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے کچھ دیر کے لئے گفتگو فرمائی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کا اختتامی خطاب

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد سترھویں جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ کی اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اعجاز احمد خان صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں انگریزی ترجمہ بشیر احمد خان

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

خوش الحانی کے ساتھ مکرم تمین ہزاری صاحب نے پڑھ کرسنایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی اور امتیاز حاصل کرنے والے طلباء کو تعلیمی سرٹیفیکیٹ اور گولڈ میڈل عطا فرمائے۔ درج ذیل چار طلباء نے حضور انور کے دست مبارک سے تعلیمی اسناد اور گولڈ میڈل حاصل کئے۔

1۔محمد اقبال صاحب۔ 2۔محمد شاہد صاحب۔ 3۔فضل حسن صاحب۔4۔محمد سہراب صاحب

حضور انور کا اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جو کہ خلیفہ وقت کی موجودگی میں ہو رہا ہے اور اس خطاب سے پہلے کل کا خطبہ جمعہ یہاں سے براہ راست ساری دنیا میں نشر ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ وہ زمانہ ہے جس میں یہ پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ تمام دنیا میں اسلام پھیلے گا اور اللہ تعالیٰ نے ان نئی ایجادات کو اس پیغام کے پہنچانے کے لئے وسیلہ بنا دیا ہے اور آپ سب نے دیکھا کہ یہاں نیوزی لینڈ سے تمام اکناف عالم میں اسلام کا پیغام پہنچا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ سب وہ برکتیں اور فضل ہیں جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ سے کئے ہوئے وعدوں کے مطابق جماعت پر نازل فرما رہا ہے اور ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود کو مان کر آپ کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور ہم خوش نصیب ہیں کہ ہم آنے والے مسیح موعود کو سلام پہنچانے والے بن گئے۔ یہ سب اللہ کے فضل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ان تمام فضلوں کے بعد ہم پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اندر اس رنگ میں پاک تبدیلی پیدا کریں۔ جس رنگ میں حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے ساری دنیا کو اس پیغام کی طرف بلانا ہے تا کہ ان کی دنیا و آخرت دونوں سنور سکیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھیں گے اور حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے باوجود اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا نہ کر سکیں گے تو ہمارے سارے دعاوی کھوکھلے ہوں گے۔ اس لئے نہایت سنجیدگی سے اس بارہ میں سوچنا ہو گا کہ اپنی زندگیوں میں تبدیلی کس طرح لا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق اپنا محاسبہ کرنا سیکھیں تب تبدیلیاں ظاہر ہوں گی۔ جب محاسبہ کریں تو دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف اقتباسات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے چند احکام کو مان لینا دوسرے احکامات کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ قرب الٰہی کا حصول نہایت مشکل ہے۔ ہم سے ایک موت چاہتا ہے۔ جو شخص کوشش کرتا ہے اور پھر تھکتا نہیں وہی اصل زندگی سے حصہ پاتا ہے۔ اگر باتیں بہت اور کام کم ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ راضی نہ ہوگا بلکہ یہ منافقت ہے ۔پس صبر سے کام لیتے ہوئے کوشش کرتے رہیں۔ ایک دنیا دار انسان اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے کام کر کے نہ دکھایا جائے تو پھر خدا تعالیٰ بغیر کام کئے کس طرح راضی ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی احباب جماعت کو نصائح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے آپ کو شرک سے بچاؤ۔ خدا کی عظمت و جلال کو اپنے دل میں جگہ دو اس کے بندوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ ان دونوں حکموں سے اعراض نہ کرو بلکہ کامل مطیع بنو۔ اپنی بیعت کو پورا کرو۔ قرآن کریم پڑھو اور فضول باتوں سے پرہیز کرو۔ پانچ نمازیں وقت پر ادا کرو۔ کوئی بھی حکم الٰہی ایسا نہ ہو جس پر عمل نہ ہو۔ اپنے دلوں کو صاف کرو۔ یہ وہ باتیں ہیں جو اللہ تم سے چاہتا ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ بیان کرتے ہوئے تعلق باللہ کی اہمیت اور اللہ کی کامل اطاعت کی طرف توجہ دلائی اللہ کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا بندہ نہیں بن سکتا۔ ابن آدم کی پیدائش سے شیطان بندوں اور اللہ کے درمیان تعلق کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند اقتباسات پیش فرمائے جس میں بانی جماعت احمدیہ نے جماعت کے قیام کے مقاصد بیان فرمائے ہیں کہ اصل مقصد اس جماعت کے قیام کا یہ ہے کہ تعلق باللہ قائم ہو اور تعلق بھی ایسا کہ جیسا دو دوستوں میں ہوتا ہے۔ اگر دوست کے دشمن سے دوستی رکھی جائے تو کیا وہ خوش ہوگا تو پھر ایک طرف اللہ سے دوستی اور اطاعت کا اعلان اور دوسری طرف اس کا شریک بنانا۔ جو شرک کرتا ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا اور خدا نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے فرما دیا ہے کہ تمام قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں لیکن شرک معاف نہ ہوگا۔ اس لئے جب حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت قائم کی تو شرائط بیعت میں اس امر کو سب سے پہلے رکھا کہ میری بیعت کرنے والا قبر تک شرک سے مجتنب رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: شرک صرف بتوں کی عبادت کا نام نہیں ہے بلکہ مادیت پرستی اور دنیا کی چیزوں پر بھروسہ بھی شرک ہے اور یہ مخفی شرک ہے۔ دنیا میں اس وقت مادیت پرستی کا زہر پھیل رہا ہے۔ کسی کی ایسی عزت کرنا جیسی کہ خدا کی ہونی چاہئے یا کسی سے ایسی محبت یا اس پر بھروسہ کرنا توحید حقیقی کے برخلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں اس قدر مصروف رہتے ہیں کہ وقت پر نماز بھی ادا نہیں کرتے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ اپنے کاروبار کو نماز اور خدا سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ کام ان کی آمدنی کا ذریعہ ہے اور یہ بھول جاتے ہیں کہ اصل رازق تو خدا کی ذات ہے۔ اس لئے باقاعدہ نمازیں پڑھیں۔ ہر احمدی کو خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اصل رازق اللہ تعالیٰ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایک دوسری قسم کا مخفی شرک جھوٹ ہے۔ اپنے دنیاوی فائدہ کے لئے لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمارے لئے نہایت اعلیٰ معیار قائم فرمایا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف اس مقدمہ کا ذکر کیا جو پارسل میں مسودہ کے بارہ میں خط رکھنے کے تعلق میں تھا کہ کس طرح سچائی کی برکت سے جج نے آپ کو باعزت بری کیا۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: حقوق العباد کی ادائیگی بھی بہت ضروری ہے اگر تم چاہتے ہو کہ آپس میں محبت بڑھے تو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ اس کے نتیجہ میں دل صاف ہوگا اور روحانی ترقی ہوگی۔ وقتی جذبات کے پیچھے نہ چلو۔ ایک دوسرے کو دکھ دینے سے بچو۔ جذبات کا خیال رکھو۔ کسی قسم کا دکھ نہ زبان سے پہنچاؤ اور نہ ہاتھ سے پہنچاؤ۔ یہ ادائیگی حقوق ہے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے باہم محبت اور چاہت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو ان حکموں پر عمل نہیں کرتا تو کیا وہ اپنے وعدہ میں سچا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے دوسروں کو پیغام پہنچانا ہے لیکن اگر خود سنجیدگی سے عمل نہ ہوگا اور اپنے غصہ پر کنٹرول نہ ہوگا تو دوسروں کو کیا پیغام دیں گے۔ یاد رکھیں کہ جذبات و غصہ میں آنے سے دلیل جاتی رہتی ہے۔ جو صبر کرتا ہے اسے روحانی نور ملتا ہے۔ غصہ میں دل و دماغ اندھے ہو جاتے ہیں۔ دنیا کو نور دینا ہے تو آپس میں بھائی چارہ، اخوت و محبت کی فضا پیدا کرو اور دین کے سچے خادم بنو۔ اللہ آپ کو ان سب باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پونے پانچ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔

طالبات میں گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹس کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی دو طالبات عزیزہ Zabila چیمہ صاحبہ اور عزیزہ رضوانہ خان صاحبہ کو تعلیمی سرٹیفیکیٹ عطا فرمائے اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان طالبات کو گولڈ میڈل پہنائے۔ اس تقریب کے بعد بچیوں نے کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں پڑھیں اور خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج نیوزی لینڈ کی 33 فیملیز کے 125 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نعیم احمد محمود صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

امداد طلباء

پسماندہ ممالک میں بہت سے والدین مالی وسائل کی تنگی کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے۔ ایسے مستحقین کی مدد کے لئے جماعت میں ''امداد طلباء'' کے نام سے فنڈ قائم ہے۔

فی طالبعلم جو اوسطاً سالانہ اخراجات ہوتے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پرائمری/سیکنڈری — پچانوے پاؤنڈ (£95/=)

2 ۔کالج لیول — دوصد پچاس پاؤنڈ (£250/=)

3۔دیگر پروفیشنل تعلیم — ایک ہزار پاؤنڈ (£1000/=)

جو مخیّر احباب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ احمدیہ مسلم جماعت (AMJ) کے نام اپنے چیکس/رقوم براہ راست یا اپنی جماعت کی معرفت وکالتِ مال لندن کو بھجوا سکتے ہیں۔ ان رقوم سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مستحق طلباء کی مدد کی جاتی ہے۔ اس وقت پسماندہ ممالک کے ہزاروں طلباء اس سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

DEAN MANSON SOLICITORS

We specialise in Immigration & Nationality law; Commercial, Media & Entertainment, Conveyancing, Employment, Family & Ancillary Proceedings, Criminal & Civil Litigation

CONTACT

MUZAFFAR MANSOOR & EJAZ BAIG

243-245 MITCHIM ROAD-TOOTING, LONDON SW17 9JQ

TEL: 020 8767 5000 — FAX: 020 8767 0456

EMAIL: info@dmansonsolicitors.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

آنحضرت ﷺ کے دورمبارک میں افریقہ کے خوش قسمت صحابہؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/مئی 2005ء میں مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب نے اپنے مضمون میں آنحضرت ﷺ کے مبارک دَور میں افریقہ کے بعض خوش قسمت اصحاب کا مختصر ذکر کیا ہے۔

عرب میں افریقیوں کی آمد کا پتہ دو ذرائع سے ملتا ہے۔ اول یہ کہ عربوں کے اہل افریقہ بالخصوص شمالی علاقوں کے ساتھ گہرے تجارتی روابط زمانہ قدیم سے چلے آرہے تھے۔ بائبل بھی اس امر پر روشنی ڈالتی ہے۔ اہل حبشہ کے تجارتی کارواں مکہ اکثر آیا کرتے تھے۔ تاریخ میں ہے کہ زمانہ قحط میں اہل حبشہ کا ایک تجارتی قافلہ مکہ آیا تو مقامی بدقماش لوگوں نے اسے لوٹنا شروع کردیا۔ مکہ کے چند معززین نے مداخلت کرکے قافلہ کو بچایا۔ اس واقعہ کی اطلاع جب نجاشی کو ملی تو اس نے ناراضگی اور غم وغصہ کا اظہار کیا۔ مزید برآں یہ دھمکی بھی دی کہ اگر اہل حبشہ کے تجارتی قافلوں کا تحفظ نہ کیا گیا تو تجارتی تعلقات منقطع کردیئے جائیں گے۔ اہل مکہ کو جب یہ خبر ملی تو انہوں نے باقاعدہ سفارتی سطح پر نجاشی سے معذرت کی اور استدعا کی کہ وہ مکہ کے ساتھ تجارتی تعلقات کو سرکاری طور پر بحال رکھے۔ تجارتی قافلوں کی حفاظت کے ضمانت نامہ کے طور پر اہل مکہ نے اپنا ایک آدمی بطور یرغمال دربار نجاشی میں بھیجا۔ نجاشی پر اس کا گہرا مثبت اثر پڑا۔ اور اس نے تجارتی ارتباط کو بحال رکھنے کی اجازت دیدی۔ ان تعلقات کے پیش نظر نجاشی اہل مکہ سے متعارف ہو چکا تھا۔

دوسرا یہ کہ غلاموں کی خرید وفروخت کے نتیجہ میں حبشیوں کی کثیر تعداد عرب بالخصوص مکہ اور مدینہ میں موجود تھی۔ اسلام کا حسن ان حبشیوں میں سرایت کر چکا تھا۔ اور وہ دولت اسلام سے بہرہ ور ہوکر دل وجان سے آنحضور ﷺ پر فدا تھے۔

حضرت ام ایمنؓ

آپ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی حبشی لونڈی تھیں۔ مقام ابواء پر جب رسول کریمؐ کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوا تو آپ ہی حضرت اقدس ﷺ کو بحفاظت مکہ لائیں۔ رسول مقبولؐ کی پرورش میں آپؓ کا بڑا ہاتھ رہا۔ قبول اسلام کی سعادت پائی اور حضرت زیدؓ (جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے) سے آپ کی شادی ہوئی۔ آپ کے بطن سے حضرت اسامہ بن زیدؓ نامور صحابی رسولؐ پیدا ہوئے۔

حضرت رسول اکرمؐ کو آپ سے بے حد محبت تھی۔ حضرت امّ ایمنؓ بھی جان نثار صحابیہ تھیں۔

حضرت بلال

آپؓ مکہ میں غلام کی حیثیت سے زندگی کے دن گزارتے تھے۔ آنحضورؐ کا خلق عظیم اور اسلام کا حسن وجمال آپ کے سامنے تھا۔ غلام ہوتے ہوئے اسلام کو جرأت مندی سے قبول کیا۔ راہ اسلام میں درپیش آزمائشوں کو پامردی سے سر کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خرید کر آزاد کردیا۔ مؤذن رسولؐ ہونے کا شرف پایا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر خاص اعزاز پایا، ''امان'' کا نشان بنے۔

خادمانہ روح کے ساتھ آنحضرتؐ کی قدم بوسی کرتے رہے۔ جنگ بدر میں آپ کے ہاتھوں امیہ بن خلف قتل ہوا۔ رسول کریمؐ نے اہم مالی ذمہ داریاں بھی آپ کے سپرد کیں۔ آپ حقیقی عاشق رسولؐ ثابت ہوئے اور ''بلالی روح'' محاورہ بن گیا۔

عبادت میں آپؓ کا شغف اور ذوق اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ ایک دن صبح حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا اور پوچھا۔ تمہارا کونسا عمل ہے جس کے سبب میں نے جنت میں تمہاری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی حضورؐ! میں جب بھی وضو کرتا ہوں دو رکعت نفل ضرور ادا کرتا ہوں۔

حضرت انجشہؓ

انجشہؓ نامی صحابی بھی حبشی النسل تھے جو دوران سفر اہل بیت کی خدمت اور حفاظت پر مامور تھے۔ آپؓ حدی خواں تھے۔ سریلی سحر انگیز آواز تھی۔ حدی خوانی میں کمال حاصل تھا۔ آپ کی آواز پر اونٹوں کی رفتار میں اضافہ ہو جاتا۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے لب مبارک سے وہ کلمہ نکلا جو آج بھی عربی ادب کا بیش قیمت گوہر آبدار اور مضامین کا سمندر ہے یعنی ''یا انجشہ رویدک بالقواریر'' انجشہ دیکھنا! آبگینوں کو آہستہ لے چل۔

مدینہ کے حبشی صحابہؓ

مدینہ کے نواح میں حبشیوں کی ایک الگ کالونی تھی۔ جب رسول کریمؐ مکہ سے ہجرت فرما کر ارض مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو خیر مقدم اور استقبال کرنے والوں میں اس بستی کے باسی بھی شامل تھے۔ خیرسگالی کے جذبہ سے سرشار ہوکر انہوں نے اپنے خاص فن کا مظاہرہ کیا۔

روایات سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ مدینہ میں موجود حبشیوں کی بڑی تعداد بلکہ بھاری اکثریت آغوش اسلام میں آچکی تھی۔

ایک عید کے موقعہ پر ان حبشیوں نے اپنے فن کا پُرجوش مظاہرہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے روکنا چاہا تو آنحضورؐ نے حضرت عمرؓ کو منع فرمایا۔ اور فرمایا ''عمر! عید ہے''۔ پھر حبشیوں سے فرمایا ''جاری رکھو''۔

حضرت عائشہؓ نے بھی ایک مظاہرہ کو آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں دیکھا تھا۔

دیگر واقعات

☆ وہ مسلمان جو حبشہ ہجرت کر گئے تھے، ان کی مساعی سے ستر حبشی مسلمان ہوئے اور بعدازاں ہجرت کرکے مسلمانوں کے ساتھ مدینہ آئے اور مستقل طور پر مدینہ میں آباد ہوگئے۔

نجاشیؓ والیٔ حبشہ خود بھی مسلمان ہوئے اور ان کا ایک بیٹا بھی مسلمان ہوا جو بعد میں مدینہ منورہ چلا آیا۔ یہ حضرت علیؓ کے گہرے دوست بنے۔ خود حضرت نجاشیؓ نے ایک نہایت قیمتی تحفہ نیزہ مدینہ روانہ کیا۔ حضرت بلالؓ یہ نیزہ تھامے اسلامی تقریبات میں رسول پاکؐ کے پاس کھڑے ہوتے۔

☆ مسجد نبوی کی صفائی روزانہ نہایت خوشدلی اور اخلاص کے ساتھ ایک عورت عہد نبویؐ میں کیا کرتی تھیں۔ یہ بوڑھی خاتون حبشن تھیں۔ آنحضرت ﷺ کو ان کے اخلاص کی وجہ سے خاص انس تھا۔ آپؐ نے کئی دن جب انہیں نہ دیکھا تو صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ وہ بوڑھی عورت کہاں ہے جو صفائی کیا کرتی تھیں۔ صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ! وہ تو بیمار ہوکر فوت ہوگئی ہیں، آپ کی تکلیف کی خاطر اس بات کا ذکر آپؐ سے نہیں کیا۔ رسول کریمؐ ناراض ہوئے۔ پھر اس متوفیہ کی قبر پر گئے اور دعا کی۔

☆ جنگ خیبر کے موقعہ پر ایک حبشی غلام نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت اس کے پاس ریوڑ بھی تھا۔ حضرت اقدس محمد عربی ﷺ کی ہدایت پر اس نے ریوڑ کو اس کے مالک کے گھر کی طرف ہانک دیا۔ یہی حبشی غلام آنحضورؐ کی ہدایت پر سرکاری اونٹوں اور بھیڑوں کا انچارج مقرر ہوا۔ سرکاری چراگاہ پر ایک دفعہ ڈاکو پل پڑے اور آپؓ کو شہید کردیا۔

☆ ایک حبشی عورت جو مجذومہ تھیں، بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اور دعا کی درخواست کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: آپ کی خواہش کے مطابق دعا کروں گا بشرطیکہ آپ صابر بنیں۔ پھر آپ نے اس کی درخواست پر دعا کی۔

☆ ''وحشی'' نامی ایک شخص مکہ میں غلامانہ زندگی گزار رہا تھا۔ جب جنگ بدر میں مکہ کے جگر گوشے واصل جہنم ہوئے تو اہل مکہ کے سینوں میں انتقام کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ ہندہ جو ابوسفیان کی بیوی تھی، اس نے وحشی کو آزاد کرنے کی یہ شرط رکھی کہ وہ جنگ میں حضرت حمزہؓ کو شہید کردے۔ چنانچہ غزوہ احد میں حضرت حمزہؓ اس کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ فتح مکہ کے بعد وحشی نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ قبول اسلام کے بعد عہد خلافت ابوبکرؓ میں اس کے ہاتھوں مسیلمہ کذاب مارا گیا۔ اس کی زندگی کے یہ دو بڑے عجیب باب ہیں کہ حالت کفر میں اس نے نامور مجاہد اسلام حضرت حمزہؓ کو شہید کیا اور حالت ایمان میں مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

حبشی جاں نثاران اسلام تاریخ اسلام کا درخشاں اور تابناک باب ہیں۔ اپنے اخلاص، صدق، وفا اور جذبہ قربانی سے یہ لوگ آنحضرت ﷺ کا قرب پاگئے۔ ہر معرکۂ زندگی میں وہ نمایاں نظر آتے ہیں۔ اہل حبشہ کے احسان کو رسول اللہؐ نے یاد رکھا اور فرمایا کہ ''اہل حبشہ کو امن میں رہنے دو۔ جب تک وہ امن میں رہتے ہیں''۔ چنانچہ یہ ان کے احسان کا بدلہ ہے کہ مسلمان فاتحین نے کبھی بھی حبشہ کو اپنے مفتوحہ علاقوں میں شامل نہ کیا۔

......❁......❁......❁......

زبیدہ خاتون

ماہنامہ ''تشحیذالاذہان'' ربوہ مئی 2005ء میں عظیم مسلمان ملکہ زبیدہ خاتون کی سیرت بیان کی گئی ہے (مرسلہ: منصوری نسرین صادق)۔

عباسی خلیفہ منصور عباس کا بیٹا خلیفہ جعفر نہایت خوبصورت نوجوان تھا اور دانائی میں ہر ایک سے ممتاز تھا۔ اس کی پہلی اولاد یہی زبیدہ خاتون ہے جو 149ھ میں اپنے دادا کے حین حیات پیدا ہوئی۔ منصور اپنی اس ہونہار پوتی کو ہر وقت اپنی آغوش میں رکھتا تھا۔ زبیدہ کو تعلیم بہت اچھی دلائی گئی۔ چنانچہ شاعری، علم وادب، عربی وفارسی، تفسیر فقہ اور نحو میں اس کو کمال حاصل تھا اور چونکہ طبیعت میں اعلیٰ درجہ کی شاہانہ نفاست تھی اس وجہ سے فنون لطیفہ سے بھی اس کو بہت ذوق تھا۔ اس خوبصورت اور ہردلعزیز شہزادی کا نکاح 164ھ میں شہزادہ ہارون الرشید کے ساتھ ہوا جو اسی کی طرح نیک، خوبصورت ہردلعزیز اور علم کا شائق تھا اور ایک نہایت عالی دماغ، بلند حوصلہ اور وجیہہ بادشاہ تھا۔ زبیدہ نے ہارون پر بھی ہمیشہ اپنا اثر قائم رکھا۔ اس کی خوش خلقی اور رحم دلی مشہور تھی۔ درباریوں میں جب کسی پر ان کی خفگی ہوتی اور وہ معزول یا قید کیا جاتا تو زبیدہ کی سفارش سے اس کو نجات ملتی تھی۔

ہارون اگرچہ خود بھی بڑا فیاض تھا لیکن زبیدہ نے اس کی فیاضی کو بھی مات کر رکھا تھا۔ اس کے پاس بے حد دولت تھی جو سب اس نے رفاہِ عامہ کے کاموں میں صرف کردی۔ بغداد سے دمشق تک مسافروں کے لئے جابجا پل، کنوئیں اور سرائیں بنوادیں جو اب تک زبیدہ ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ اُس کا سب سے بڑا کام حجاز میں نہر زبیدہ کی تعمیر تھی۔ اس عالی حوصلہ عورت نے کئی باغ اور محل بھی تیار کروائے۔ فارس کا شہر تبریز اسی نے آباد کیا جو اس کی جاگیر کا مرکز تھا۔ علم دوستی کی یہ کیفیت تھی کہ اپنے محل میں ایسی لونڈی نہ رکھتی تھی جو پڑھی لکھی نہ ہو۔ قرآن شریف سے بہت شغف رکھتی تھی۔ اس کے بطن سے صرف ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام امین تھا۔ ہارون الرشید کی دوسری عورتوں سے اور کئی بیٹے، مامون، قاسم اور صالح وغیرہ تھے مگر زبیدہ سب کو یکساں سمجھتی تھی اور ہر ایک کی تعلیم سے دلچسپی رکھتی تھی۔ ہارون کے مرنے کے بعد امین تخت حکومت پر بیٹھا۔ آخری وقت زبیدہ نے بغداد میں بسر کیا۔ 216ھ میں اس کا انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 9 مئی 2005ء میں مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کا کلام بعنوان ''دعائیں کرتے رہو'' شامل اشاعت ہے جس میں سے انتخاب ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:

شمار رحمت پروردگار کر دیکھو
اگر ہے بس میں تو یہ کاروبار کر دیکھو
خدا سے بندوں کا رشتہ انوکھی بات نہیں
تم عاجزی سے اسے استوار کر دیکھو
خدا کے فضل کی تاخیر سے نہ گھبراؤ
تم اس کے رحم کا کچھ انتظار کر دیکھو

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

30th June 2006 –06th July 2006

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 30th June 2006

00:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 84, Recorded on: 04/10/1995.
02:10	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to Fiji.
02:30	Al Maa'idah: A cookery programme
02:50	MTA Variety: Rabwah Industrial Rally 2006.
03:35	Children's Class with Huzoor. Recorded on 18th February 2006.
04:35	Moshaairah: An evening of poetry.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Class (Nasirat) with Huzoor. Recorded on 19th February 2006.
08:20	Les Francais C'est Facile: No. 65
08:40	Seerat Sahaba Rasool (saw)
09:00	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 39, Recorded on 09th June 1995.
10:06	Indonesian Service
11:00	Siraiki Service
12:00	LIVE Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, From Baitul Futuh.
13:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:20	Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 23/11/1999.
15:25	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
15:50	Friday Sermon [R]
16:50	Spotlight: An interview with Justice (Ret) Muhammad Islam Bhatti.
17:50	Les Francais C'est Facile: No. 65 [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International Jamaat News [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Urdu Mulaqa'at: Session 39 [R]
23:15	MTA Variety: Showing variety of programmes

Saturday 1st July 2006

00:00	Tilaawat & MTA Jamaat News
01:00	Les Francais C'est Facile: No. 65
01:20	Liqaa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 85, Recorded on: 05/10/1995.
02:20	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
03:20	Bengali Mulaqa'at: A Q/A session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with Bangla speaking guests. Recorded on: 23/11/1999.
04:20	Spotlight: An interview with Justice (Ret) Muhammad Islam Bhatti.
05:20	MTA Variety: Showing variety of programmes
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 5th March 2006.
08:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 30th June 2006.
09:10	Ashab-e-Ahmad
10:00	Indonesian Service
11:05	French service
12:10	Tilaawat & MTA Jama'at News
12:55	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class[R]
16:10	Moshaairah: An evening of poetry
17:25	Question and Answer Session in Urdu with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 16/02/1997.
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:25	MTA Variety: A documentary on sea life.
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday 2nd July 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA International News Review
01:00	Quiz Seerat Masih Maud (as)
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 86, Recorded on: 10/10/1995.
02:25	Ashab-e-Ahmad
03:20	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 30th June 2006.
04:20	Moshaairah: An evening of poetry
05:35	MTA Variety: A documentary on sea life
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:15	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 11th March 2006.
08:10	Learning Arabic: No. 21
08:30	Ilmi Khutbaat
09:30	Huzoor's Tours: Huzoor's tour to New Zealand
10:05	Indonesian Service
11:05	Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Jama'at. Recorded on 18th November 2005.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 30th June 2006.
15:20	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to New Zealand [R]
16:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
17:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 05/05/1984.
18:05	Learning Arabic: No. 21 [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 87, Recorded on: 11/10/1995.
20:30	MTA International News Review
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
22:10	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to New Zealand [R]
22:55	Ilmi Khutbaat [R]

Monday 3rd July 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:10	Learning Arabic: No. 21
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 88, Recorded on: 12/10/1995.
02:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 30th June 2006.
03:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 05/05/1984.
05:00	Ilmi Khutbaat
06:00	Tilawaat, Dars & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor. Recorded on 19th March 2006.
08:05	Le Francais C'est Facile: Programme No. 19
08:45	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 89, Recorded on: 29/11/1999.
09:50	Indonesian Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 22/07/2005.
15:20	Quiz Programme
16:00	Intikhab-e-Sukhan: Nazm request programme
18:10	MTA Variety: Showing variety of programmes
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 88, Recorded on: 12/10/1995.
20:30	International Jama'at News
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
22:50	Friday Sermon Recorded on: 22/07/2005. [R]

Tuesday 4th July 2006

00:00	Tilaawat, Dars & MTA News
01:00	Le Francais C'est Facile: Programme No. 19
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 88, Recorded on: 12/10/1995.
03:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on: 22/07/2005.
05:20	Quiz Programme
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 25th March 2006.
08:05	Learning Arabic: Programme No. 21
08:25	Lajna Magazine
08:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st March 1998.
10:00	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 1st July 2005.
12:05	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Jalsa Salana Address: Day 3: Concluding Address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Scandanavia. Recorded on 18th September 2005.
15:10	Quran Seminar
16:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:55	Learning Arabic: Programme No. 21 [R]
17:15	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News Review Special
21:00	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
21:55	Lajna Magazine [R]
22:20	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
23:10	Quran Seminar [R]

Wednesday 5th July 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA Jamaat News
01:15	Learning Arabic: Programme No. 21
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 89, Recorded on: 17/10/1995.
02:35	Jalsa Salana Canada 2003: Day 1: A speech delivered by Maulana Hafiz Muzaffar Sahib, on the occasion of Jalsa Salana Canada 2003.
03:10	Lajna Magazine
03:40	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st March 1998.
05:00	Quran Seminar
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:10	Children's Class with Huzoor. Recorded on 13th September 2003.
08:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
08:45	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on: 14/06/1998.
09:50	Indonesian Service
10:50	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:05	Bengala Shomprochar
14:10	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 04/10/1985.
15:05	Jalsa Speeches: A speech delivered by Mubashar A Ayaz Sahib. Recorded on 01/07/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
15:45	Children's Class [R]
16:55	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 90, Recorded on: 18/10/1995.
20:40	International Jamaat News
20:15	Children's Class [R]
21:25	Jalsa Speeches [R]
22:00	MTA Variety: Australian flora and fauna
22:30	From the Archives [R]

Thursday 6th July 2006

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:40	Waqfeen-e-Nau: A children's programme
02:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 90, Recorded on: 18/10/1995.
03:45	MTA Variety: A talk by Dr. Mohyuddin Mirza on 'The Philosophy of the Teachings of Islam' written by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, The Promised Messiah (as). Part 24
03:05	Hamari Kaa'enaat
03:55	From the Archives: Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), Recorded on: 04/10/1985.
04:45	MTA Variety: Australian flora and fauna
05:25	Jalsa Speeches: A speech delivered by Mubashar A Ayaz Sahib. Recorded on 01/07/2004, on the occasion of Jalsa Salana United Kingdom.
06:00	Tilawaat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:20	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor. Recorded on 20th September 2006.
08:20	Al Maa'idah: A cookery programme
08:30	English Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) with English speaking guests. Session no. 8, Recorded on: 16/04/1994.
09:35	Huzoor's Tours: Huzoor's visit to India.
10:10	Indonesian Service
11:05	Pushto Muzakarah
12:10	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat and MTA News
13:10	Bengali Service
14:10	Tarjamatul Qur'an Class. In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 137, Recorded on 11th June 1996.
15:15	Al Maa'idah: A cookery programme [R]
15:35	Huzoor's Tours [R]
16:10	Moshaairah: An evening of Poetry.
17:25	English Mulaqa'at: Session 8 [R]
18:30	Arabic Service
20:30	News Review Mid Week
21:05	Tarjamatul Qur'an Class No: 137 [R]
22:05	Al Maa'idah: A cookery programme
22:20	Huzoor's Tours [R]
22:55	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00GMT & 17:00GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEAR PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 | Friday June 23, 2006 | Issue No. 25

حاصل مطالعه

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

قلب محمدؐ پر ختم نبوت کی مہر

ایک بصیرت افروز واقعہ

شہرۂ آفاق محدّث اسلام حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 855ء) نے اپنی مسند میں یہ بصیرت افروز واقعہ آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے درج کیا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ بچپن میں جب میں بنی سعد میں پرورش پا رہا تھا میرے دل کو ٹھنڈے پانی سے دھویا گیا جس کے بعد اُس پر ختم نبوت کی مُہر ثبت کردی گئی۔

(جلد4 صفحہ 184 مطبوعہ بیروت)

شافعی مسلک کے مشہور فقیہ اور شارح حدیث علاّمہ ابوحامد معین الدین محمد بن ابراہیم السھیلی نیساپوری (وفات ۱۲۱۶ء) نے اس پُر اسرار حدیث کی فلاسفی یہ بیان فرمائی ہے کہ مراد یہ ہے آنحضرت ﷺ کا دل دُھلنے کے بعد حکمت و ایمان کا مخزن بن گیا اور اس پر اُسی طرح ختم نبوت کی مُہر لگا دی گئی جس طرح مُشک سے بھرے برتن کو مُہر کردی جاتی ہے۔

("الفتح الربّانی" جلد 19 حاشیہ صفحہ 190 مرتب مسند مصری عالم احمد البنّا الساعاتی مطبوعہ بیروت)

آنحضرت ﷺ کا یہ بیان دنیا بھر کے ان تمام مسلم رہنماؤں کے اس خیال کی دھجیاں بکھیر رہا ہے جو شان خاتمیت محمدی سے یکسر نا آشنا ہیں اور اس گستاخانہ عقیدہ پر قائم ہیں کہ خاتم النبیین ﷺ کے ظہور سے فیضان نبوت کے چشمے بھی خشک ہوگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہ۔ اس خطرناک نظریہ کی براہ راست زد شہ لولاک کے قلب مبارک اور ذات مقدس پر پڑتی ہے جسے کوئی عاشق رسول ایک لحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کا قلب خدائی تجلیات کا عرش ہے جس سے تمام فیوض و برکات کے کوثر جاری ہوتے ہیں اسی لئے مسند احمد بن حنبل میں ہی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد موجود ہے:۔

"اِنِّی عِنْدَ اللّٰہِ فِی اُمِّ الکِتَابِ خَاتَمَ النَّبِیّیْنَ وَ اِنَّ آدَم لمنجدل فِی طِیْنِہ"۔

(الفتح الربانی جلد 19 صفحہ 181)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

یعنی مجھے اللہ کے ہاں امّ الکتاب میں اُس وقت سے خاتم النبیین بنایا گیا جبکہ حضرت آدم اپنی تخلیق سے قبل ابھی مٹی سے لپٹے ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آدمؑ سمیت ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آنحضرت ﷺ کی مُہر ختم نبوت سے بنے۔ ؎

اوّل و آخر شارع و خاتم
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّم

(کلام طاہرؒ)

عدالت مصطفیٰؐ سے ایک فقہی مسئلہ کا لاجواب فیصلہ

آنحضرت ﷺ مثالی سفیر عدل اور عدیم النظیر پیغمبر امن تھے اسی لئے آپ کا جاری کردہ فیصلہ قیامت تک لئے ہر لحہ واجب التعمیل اور ہر جہت سے مشعل راہ ہے۔

مثلاً حضرت ابو مالکؓ اشعری کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں تو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں سمع و اطاعت، التزام جماعت، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ۔ پس جو شخص الجماعت سے ذرہ بھی الگ ہوا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا، جس نے جاہلیت کی طرف دعوت دی وہ گنہگار ہوگیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ خواہ اس نے روزے رکھے اور نمازیں پڑھیں۔ فرمایا ہاں خواہ اُس نے روزے رکھے اور نمازیں بھی ادا کیں وہ خارج از اسلام ہے مگر تم اُنہیں اُسی نام سے یاد کرو جس سے اللہ جلّشانہٗ نے تمہیں موسوم فرمایا (یعنی) عِبَادِ اللّٰہ المُسْلِمِیْن الْمُؤْمِنِیْن۔

(ترجمہ مسند احمد بن حبنل جلد پنجم صفحہ 344 مطبوعہ بیروت)

شہنشاہ نبوت کے اس ابدی فیصلہ سے ثابت ہوا کہ مسلم و مومن کی دو تعریفیں ہیں۔ ایک آسمانی تعریف جو پانچوں احکام پر عمل پیرا ہونے والوں کے ساتھ مخصوص ہے اور ایک زمینی یعنی قانونی اور سیاسی جس میں ہر کلمہ گو شامل ہے خواہ وہ ان احکام سے برگشتہ ہے۔

عہد حاضر کے تمام مسلمان فرقوں میں جماعت احمدیہ کو یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ وہ ہر کلمہ گو کو قانونی اور سیاسی دونوں اعتبار سے مسلمان تسلیم کرتی ہے۔ اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اسے کافر، مرتد اور واجب القتل سمجھنے والے نادانوں کو بھی جماعتی لٹریچر میں کبھی غیر مسلم نہیں کہا گیا۔ احمدی علم کلام میں یہ اصطلاح صرف منکرین اسلام کے لئے مستعمل ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام ہے۔:

"سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ"

حضرت اقدس علیہ السلام اسی الہام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پیشگوئی فرماتے ہیں۔:

"معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانان روئے زمین علٰی دین واحد جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے"۔

("الحکم" 30/نومبر 1905ء صفحہ 2)

آنحضرت ﷺ کی طرف سے شامی بزرگ کو عیسیٰ بن مریم کا خطاب

عہد نبویؐ کی قدیم ترین تاریخ "ابن ہشام" میں حضرت سلمان فارسیؓ کے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا یہ روح پرور واقعہ لکھا ہے کہ حضرت سلمان نے خود حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بتایا کہ جب مَیں پہلی بار مدینہ میں پہنچ کر آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے شام کے ایک بزرگ نے قبل از وقت یہ خوشخبری دی کہ حرام والوں میں سے ایک نبی دین حنیف پر مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بہت قریب ہے تم اس کے پاس جاؤ (یہ شامی بزرگ انہی دنوں فوت ہوگئے تھے۔ (مسند احمد بن حنبل الجزالخامس صفحہ 445) رسول خدا ﷺ نے یہ سن کر بے ساختہ فرمایا:۔

"لَئِنْ کُنْتَ صَدَّقْتَنِیْ یَا سَلْمَانُ لَقَدْ لَقِیْتَ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ" اے مسلمان اگر تم نے مجھ سے سچ کہا ہے تو تم نے عیسٰی ابن مریم سے ملاقات کی۔

(السیرۃ النبویہ لابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ مصر۔ اشاعت نومبر ۱۹۵۵ء)

اس شامی بزرگ نے حضرت عیسٰی ابن مریم کی طرح آنحضرت ﷺ کی بشارت دی تھی۔ فقط ایک مماثلت کی بنا پر حضور پُر نور نے اسے عیسٰی بن مریم کا خطاب دے دیا۔ یہی حکمت نبوی ہے جس کی وجہ سے حضورؐ نے مہدی موعود کو عیسٰی بن مریم کا نام دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"یُوْشکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَلْقیٰ عِیْسیٰ ابْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَھْدِیًّا"۔

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 411)

جو تم میں سے زندہ ہوگا وہ عیسٰی بن مریم کو امام مہدی کی صورت میں پائے گا۔ مسلم شریف کی حدیث میں تو مسیح موعود کو "اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ" قرار دے کر ساری حقیقت آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن کردی ہے۔

غیر از جماعت علمی حلقوں میں یہ خیال راسخ ہو چکا ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ کی سچ مچ حضرت عیسٰی ابن مریم ہی سے ملاقات ہوئی تھی اس لئے یہ استعارہ (METAPHOR) ہرگز نہیں ہے۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ نظریہ حقیقت میں درست ہے تو مسلمانان عالم کو تسلیم کرنا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کے ظہور سے قبل حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہو کر شام میں بود و باش رکھتے تھے اور حضرت سلمانؓ کے قیام شام کے دوران ہی وہ وفات پا گئے تھے۔

یاد رہے کہ حضرت ابن حجر عسقلانیؒ (متوفی 853ھ مطابق 1449ء) کے نزدیک یہ شامی بزرگ حضرت عیسٰی کے وصی تھے نہ کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

("تہذیب التہذیب" زیر عنوان سلمان جلد 4 صفحہ 124 مطبوعہ بیروت 1994ء)

المختصر جس زاویہ نگاہ سے بھی اس حدیث کا مطالعہ کیا جائے حقّانیت احمدیت پر دن چڑھ جاتا ہے۔

کچھ ذکر حضرت سلمانؓ کی اولاد کا

حضرت سلمان فارسیؓ کو آنحضرت ﷺ نے اہلبیت میں شمار کیا ہے اور سورہ جمعہ کے نزول کے بعد انہی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیشگوئی فرمائی کہ ان کی قوم میں سے ایک رجل فارس ظاہر ہوگا جو آخری زمانہ میں ایمان کو دوبارہ ثریا سے لائے گا۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں اذہان و قلوب ابھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ رجل فارس حضرت سلمانؓ کی جسمانی اولاد میں سے ہوگا اس لئے وہ حضرت مسیح موعودؑ کے شجرہ نسب سے ان کا نام دکھلانے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ لیکن اسماء الرجال کے عالمی شہرت یافتہ حضرت علاّمہ ابوالحسن الجزری ابن اثیر نے اسد الغابہ میں واضح فرما دیا ہے کہ ان کی اولاد تین لڑکیاں تھیں جن میں سے ایک اصبہان اور باقی دو مصر میں فوت ہوئیں۔

حضرت ابن قتیبہ (828ء۔889ء) اور حضرت محمد ابن سعد البصری (784ء۔845ء) جیسے بلند پایہ اور قدیم مورّخوں نے حضرت سلمان فارسی کے تذکرہ میں تو ان کی کسی اولاد کا اشارہ تک نہیں کیا۔

ان سادہ مزاجوں سے کوئی اتنا تو پوچھے کہ آنحضرت ﷺ نے سلمان فارسی کو بنفس نفیس اہلبیت میں شامل فرمایا ہے تو کیا وہ آپ کا نام آل نبی یا خاندان نبوت کی فہرست میں تلاش کرنا شروع کردیں گے؟؟

یاد رہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعودؑ کو فارسی النسل اور عجمی بھی قرار دیا اور اہلبیت کا چشم و چراغ بھی۔ سو اس میں بھی وہی حکمت کارفرما تھی جو حضرت سلمان فارسی کو اہلبیت میں شمار کرنے میں تھی!! ؎

دوستو اک نظر خدا کے لئے
سیّد الخلق مصطفیٰؐ کے لئے

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (۳۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (۴۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (۶۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)